عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۷ روپے

جلد: ۲۲ | ۵ تا ۱۱/ رمضان ۱۴۲۴ھ مطابق ۳۱/ اکتوبر تا ۶ نومبر ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۲۳

اسلام ایک عظیم مذہب

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی نماز

آدابِ رمضان

روزہ اور مذاہبِ عالم

مرزا قادیانی کا افترا علی اللہ وعلی الرسول

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.com

روزے میں بھول کر کھانا یا قے کرنا:

س:...... فرض کریں زید نے بھول کر کھانا کھالیا، بعد میں یاد آیا کہ وہ تو روزے سے تھا، اب اس نے یہ سمجھ کر کہ روزہ تو رہا نہیں کچھ اور کھا پی لیا تو کیا قضا کے ساتھ کفارہ بھی ہوگا؟ اسی طرح اگر کسی نے قے کرنے کے بعد کچھ کھایا پیا تو کیا حکم ہے؟

ج:...... کسی نے بھولے سے کچھ کھا پی لیا تھا اور یہ سمجھ کر کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے، قصداً کھا پی لیا تو قضا واجب ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی کو قے ہوئی اور پھر یہ خیال کرکے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے کچھ کھا پی لیا، تو اس صورت میں قضا واجب ہوگی، کفارہ واجب نہ ہوگا، لیکن اگر اسے یہ مسئلہ معلوم تھا کہ قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس کے باوجود کچھ کھا پی لیا تو اس صورت میں اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

اگر غلطی سے افطار کرلیا تو صرف قضا واجب ہے، کفارہ نہیں:

س:...... اس مرتبہ رمضان المبارک میں میرے ساتھ ایک حادثہ پیش آیا، وہ یہ کہ میں روزہ سے تھا۔ عصر کی نماز پڑھ کر آیا تو تلاوت کرنے بیٹھ گیا، تلاوت ختم کی تو افطاری کے سلسلے میں کام میں لگ گیا۔ واضح ہو کہ میں گھر میں اکیلا رہ رہا ہوں، سالن وغیرہ بنایا، کچھ حسب معمول شربت، دودھ وغیرہ بنا کر رکھا۔ باورچی خانہ سے واپس آیا تو خیال آیا کہ چونکہ ہمارے یہاں روزہ چار بج کر پچاس منٹ پر افطار ہوتا ہے، چالیس منٹ پر کچھ پکوڑے بنالوں گا۔ خیر اپنے خیال کے مطابق چالیس منٹ پر باورچی خانہ میں گیا، پکوڑے بنانے لگ گیا، چار بج کر پچاس منٹ پر تمام افطاری کا سامان رکھ کر میز پر بیٹھ گیا، مگر اذان سنائی نہ دی، ایئر کنڈیشن بند کیا، پھر بھی کوئی آواز نہ آئی، پھر فون پر وقت معلوم کیا تو چار بج کر پچپن منٹ ہوچکے تھے، میں نے سمجھا کہ اذان سنائی نہیں دی، ممکن ہے کہ مائیک خراب ہو یا کوئی اور وجہ ہو، اس لئے میں نے روزہ افطار کرلیا، پھر مغرب کی نماز پڑھی، میں عموماً افطاری کے بعد ریڈیو لگاتا تھا مگر اس روز وہ بھی نہ لگا، اسی اثنا میں مجھے اچانک خیال آیا کہ روزہ تو پانچ بج کر پچاس منٹ پر افطار ہوتا ہے۔ بس افسوس اور پشیمانی کے سوا کیا کرسکتا تھا۔ پھر کلی کی۔ چند منٹ باقی تھے، دوبارہ روزہ افطار کیا اور مغرب کی نماز پڑھی۔

براہ کرم آپ مجھے اس کوتاہی کے متعلق بتائیں کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا ہے تو صرف قضا واجب ہے یا کفارہ؟ اور اگر کفارہ واجب ہے تو کیا میں صحت مند ہوتے ہوئے بھی ساٹھ مسکینوں کو بطور کفارہ کھانا کھلاسکتا ہوں؟ مفصل جواب سے نوازیں۔ مولانا صاحب مجھے سمجھ نہیں آرہی میں نے کس طرح پانچ بجکر پچاس منٹ کے بجائے چار بجکر پچاس منٹ کو افطاری کا وقت سمجھ لیا اور اپنے خیال کے مطابق لیٹ افطار کیا۔

ج:...... آپ کا روزہ تو ٹوٹ گیا مگر چونکہ غلط فہمی کی بنا پر روزہ توڑلیا، اس لئے آپ کے ذمہ صرف قضا واجب ہے، کفارہ نہیں۔

اگر خون حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا:

س:...... اگر کوئی روزہ سے ہے، اس حالت میں اس کے مسوڑھوں سے خون آجائے اور حلق کے پار ہوجائے تو اس صورت میں روزہ پر کوئی اثر تو نہیں پڑے گا؟

ج:...... اگر یقین ہو کہ خون حلق میں چلا گیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا، دوبارہ رکھنا ضروری ہوگا۔

نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

س:...... کیا نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، خواہ یہ غلطی جان بوجھ کر نہ کی ہو؟

ج:...... وضو، غسل یا کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق سے نیچے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر اس صورت میں صرف قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔

روزہ میں غرغرہ اور ناک میں پانی چڑھانا:

س:...... روزہ کی حالت میں غرغرہ اور ناک میں پانی چڑھانا ممنوع ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ یہ بالکل معاف ہے یا کسی اور وقت کرنا چاہئے؟

ج:...... روزہ کی حالت میں غرغرہ کرنا اور ناک میں زور سے پانی ڈالنا ممنوع ہے، اس سے روزے کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ قوی ہے، اگر غسل فرض ہو تو کلی کرے، ناک میں پانی بھی ڈالے مگر روزے کی حالت میں غرغرہ نہ کرے، نہ ناک میں اوپر تک پانی چڑھائے۔

روزے کی حالت میں سگریٹ یا حقہ پینا:

س:...... روزہ دار اگر سگریٹ یا حقہ پی لے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

ج:...... روزہ کی حالت میں حقہ پینے یا سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر یہ عمل جان بوجھ کر کیا ہو تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

ہفت روزہ ختم نبوت

جلد:۲۲ شمارہ:۲۳ ۵تا۱۱/رمضان۱۴۲۴ھ مطابق ۳۱/اکتوبر تا۶نومبر۲۰۰۳ء

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ

حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا اللہ وسایا

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ 4
آداب رمضان 6
(حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)
روزہ اور مذاہب عالم 9
(علامہ سید سلیمان ندویؒ)
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی نماز 13
(مولانا عبدالصمد رحمانی)
اسلام ایک عظیم مذہب 17
(عظمیٰ ناہید)
مرزا قادیانی کا افتراء علی اللہ و علی الرسول 20
(مولانا منظور احمد الحسینی)

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۴۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jame Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیت اور دہشت گردی کا باہمی تعلق

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی رہنماؤں نے انکشاف کیا ہے کہ قادیانیوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو اسرائیلی فوج نے دہشت گردی کی تربیت دی ہے جس کے نتیجہ میں پاکستان سمیت دنیا بھر میں دہشت گردی کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ اس حوالے سے جاری کردہ خبر کی تفصیل درج ذیل ہے:

کراچی (نمائندہ خصوصی) پانچ سو قادیانیوں کو اسرائیلی فوج نے دہشت گردی کی تربیت دی ہے جس کے نتائج وطن عزیز سمیت دنیا بھر میں دہشت گردی کے واقعات کی شکل میں سامنے آ رہے ہیں۔ اسرائیلی مفادات کے تحفظ کیلئے قادیانی گروہ عالم اسلام کو تباہ کرنے کی سازش کر رہا ہے۔ دنیا بھر کے پسماندہ ممالک میں قادیانیت کا جال پھیلایا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو قادیانی بنانے کی سازشیں ناکام ثابت ہوں گی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا نذیر احمد تونسوی، قاری انور حسین حسینی، لاڑکانہ کے مولانا مفضل صاحب نے بلاول گوٹھ میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مختلف علاقوں میں غربت سے متاثرہ افراد کو لالچ دے کر قادیانی بننے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو غریب افراد کے ایمان کا سودا کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے مسلم فلاحی اداروں سے اپیل کی کہ وہ پسماندہ علاقوں کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنائیں تاکہ سادہ لوح افراد کو قادیانیوں کے چنگل سے نکالا جاسکے۔ انہوں نے بتایا کہ دنیا بھر کے تمام مذاہب میں قادیانیت واحد مذہب ہے جس کا مرکز اسرائیل کے شہر حیفا میں قائم ہے۔ قادیانیوں کے مذہبی عقائد اور یہودی عقائد میں حیرت انگیز مماثلت پائی جاتی ہے۔ اس موقع پر انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ اہم ملک میں قادیانی، یہودی عقائد کے فروغ کی کسی صورت میں اجازت نہیں دیں گے اور بچہ بچہ اسلام کے تحفظ کیلئے کٹ مرنے کیلئے تیار ہے۔

قادیانیوں کے بارے میں اس خبر میں جن حقائق کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ حکومت پاکستان سمیت دنیا بھر کے مختلف ممالک کی حکومتوں سے پوشیدہ نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت پاکستان اور دیگر ممالک کی حکومتیں قادیانیوں کو عالمی امن کے لئے خطرہ سمجھیں۔ قادیانیوں نے ہمیشہ آستین کے سانپ کا کردار ادا کیا ہے۔ ان کی حیثیت ہر دور میں غداروں کی رہی ہے۔ موجودہ دور میں وہ اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنے کیلئے جس طرح کام کر رہے ہیں اس سے تمام مسلمان اچھی طرح واقف ہیں۔ رمضان مبارک قرآن پاک کے نزول کا مہینہ ہے اور قرآن پاک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یعنی آخری نبی قرار دیا ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خود اپنے آپ کو آخری نبی فرمایا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی باور کرنا قادیانیوں کی جانب سے قرآن پاک کی تکذیب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ رمضان مبارک میں ہمیں اس بات کا عہد کرنا چاہئے کہ قادیانیوں کو کسی صورت قرآن پاک کی تکذیب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی اجازت نہیں دیں گے اور اس سلسلے میں اپنی زندگی کے آخری سانس تک جدوجہد جاری رکھیں گے۔

توہین رسالت کا بدترین مظاہرہ

مشعل پبلشنگ ہاؤس نامی ایک اشاعتی ادارے کی جانب سے چوتھی جماعت کے انگریزی کے نصاب کے لئے شائع کردہ کتاب میں توہین رسالت کے ارتکاب کے خلاف ملک کے مختلف شہروں میں شدید ردعمل سامنے آیا ہے۔ اس حوالے سے ٹنڈو آدم شہر اور اس کے مضافات میں ۲۱/ اکتوبر کو مکمل شٹر ڈاؤن ہڑتال ہوئی۔ اس ہڑتال کی اپیل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم نے کی تھی۔ اس موقع پر ٹنڈو آدم شہر کے کاروباری مراکز مکمل طور پر بند رہے جبکہ جوہرا سکول شاہ

عبداللطیف اسکول سمیت مختلف اسکولوں میں تعطیل رہی۔ شہر کی مرکزی جامع مسجد میں ایک احتجاجی جلسہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے علامہ احمد میاں حمادی نے کہا کہ اسکول کی درسی کتاب میں یہ جملے لکھے گئے ہیں کہ نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت آپؐ کے والد کی رحلت کے دو سال بعد ہوئی۔ یہ ہمارے پاک پیغمبر پر بے بنیاد الزام اور آپؐ کی والدہ ماجدہ کی عزت و ناموس کی توہین ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس فعل کے مرتکب شخص تنویر انور کے خلاف فی الفور توہین رسالت کا مقدمہ درج کیا جائے۔ اگر حکومت نے اس مسئلہ کو حل کرنے میں دلچسپی نہ لی تو احتجاجی جلسوں اور ہڑتالوں کا سلسلہ جاری رہے گا اور اس سلسلے میں ٹھوس لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے ممبر صوبائی اسمبلی امام الدین شوقین نے کہا کہ میں حاضرین کو یقین دلاتا ہوں کہ اس اندوہناک سانحہ کے حوالے سے میں صوبائی اسمبلی میں آواز اٹھاؤں گا اور صوبائی وزیر تعلیم سے بھی اس مسئلہ پر بات کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں اس مسئلہ میں علامہ احمد میاں حمادی کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کیلئے تیار ہوں۔ اس موقع پر تعلقہ ناظم ایوب، نائب ناظم لیاقت شیخ، متحدہ مجلس عمل کے ذمہ داران کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ سپریم کورٹ اور سندھ ہائی کورٹ ملزم تنویر انور کے خلاف سوموٹو کے تحت اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے اپنے تئیں مقدمہ داخل کریں۔ آخر میں تمام مسلک کے علمائے کرام نے کھڑے ہو کر ناموس رسالت کے تحفظ اور پاکستان میں اسلامی قانون کی بالادستی کیلئے مل کر جدوجہد کرنے کا عہد کیا۔

یہاں ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ توہین رسالت کے ارتکاب کی تاریخ گو پرانی ہے لیکن موجودہ دور میں اس کے ڈانڈے قادیانی تحریک سے جا ملتے ہیں۔ موجودہ دور میں توہین رسالت کے ارتکاب کا دروازہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کھولا بلکہ اس نے اور اس کے پیروکاروں نے مرزا غلام احمد دجال کو "محمد رسول اللہ" تک قرار دیتے ہوئے یہاں تک لکھ ڈالا کہ نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا پنیر استعمال فرماتے تھے جس میں سؤر کی چربی شامل ہوتی تھی۔ اسی طرح انہوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں بھی بدترین گستاخیوں کا ارتکاب کیا جنہیں لکھنے کی اسلامی غیرت اجازت نہیں دیتی ورنہ وہ تحریرات ایسی ہیں کہ اگر کوئی غیرت مند مسلمان انہیں دیکھ لے تو شاید روئے زمین پر ایک قادیانی بھی زندہ نہ ملے۔ اس لئے مذکورہ بالا کتاب سمیت توہین رسالت کے ہر واقعہ پر مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی لازماً عذاب کا نشانہ بننا پڑتا ہے کیونکہ اس نے موجودہ دور میں توہین رسالت کا دروازہ کھولا۔

ہم اس موقع پر حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ مشعل پبلشنگ ہاؤس کی شائع کردہ کتاب کو ضبط کر کے اس کتاب کے مصنف اور پبلشر کو گرفتار کر کے سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی کو توہین رسالت کے ارتکاب کی جرأت نہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ حکومت پاکستان فوری طور پر ملک بھر کے تمام اسکولوں میں اس درسی کتاب کی تعلیم پر مکمل پابندی عائد کرے اور توہین رسالت کے قانون کے نفاذ کو یقینی بنائے۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ "ختم نبوت" کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی بذریعہ منی آرڈر چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ : خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

آدابِ رمضان

ذیل کی تحریر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا ایک مستقل اور جامع مضمون ہے، جس میں روزہ کے ضروری فضائل بھی ہیں اور مسائل بھی، اور روزہ کے سلسلے میں بعض کوتاہیوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔

ماہِ رمضان کی فضیلت:

ارشادِ خداوندی ہے:

"ماہِ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے، منجملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی بھی ہیں۔ سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو، اس کو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہئے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار (کرکے ان میں روزہ) رکھنا (اس پر واجب) ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (احکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے ساتھ (احکام وقوانین مقرر کرنے میں) دشواری منظور نہیں اور تاکہ تم لوگ (ایام ادا یا قضا کے) شمار کی تکمیل کرلیا کرو (تاکہ ثواب میں کمی نہ رہے) لہٰذا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بندگی (وثنا) بیان کیا کرو اس پر کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلادیا (جس سے تم برکات وثمرات رمضان سے محروم نہ رہوگے) اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس لئے دے دی) تاکہ تم لوگ (اس نعمت آسانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو۔" (البقرہ:۱۸۵)

احادیث مبارکہ:

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

(اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے اور ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے) کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور شیاطین پابند سلاسل کردیئے جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

☆......ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، اور سرکش شیطان قید کردیئے جاتے ہیں، اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا۔ (احمد، نسائی، مشکوٰۃ)

☆......ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے سال کے سرے سے اگلے سال تک۔ پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہیں: اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان کما فی المشکوٰۃ ورواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط کما فی المجمع الزوائد ص۱۴۲ ج۳)

☆......حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ یہ رمضان آچکا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں، اور شیاطین کو طوق پہنادیئے جاتے ہیں۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو، جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی؟ (رواہ الطبرانی فی

الاوسط' وفیہ الفضل بن عیسیٰ الرقاشی وهو ضعیف کمافی مجمع الزوائد ص ۱۴۳ ج ۳)

روزے کی فضیلت:

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا' اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی۔ (بخاری ومسلم' مشکوٰۃ)

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے عطا نہیں کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حد وحساب) بدلہ دوں گا (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے' روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں' ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی' اور روزے دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (وعنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے۔ الخ۔ (بخاری ومسلم' مشکوٰۃ)

☆...... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں' یعنی قیامت کے دن کریں گے' روزہ کہتا ہے: اے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے ودیگر خواہشات سے روکے رکھا' لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے' اور قرآن کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (بیہقی شعب الایمان' مشکوٰۃ)

رویت ہلال:

☆...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان (کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے' اس قدر دوسرے مہینوں کی نہیں (کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے) پھر رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے' اور اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے (۲۹/شعبان کو چاند) نظر نہ آتا تو (شعبان کے) تیس دن پورے کرکے روزہ رکھتے تھے۔ (ابوداؤد' مشکوٰۃ)

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔ (ترمذی' مشکوٰۃ)

☆...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو' کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری ومسلم' مشکوٰۃ)

☆...... حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے (کہ اہل کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا' اور ہمیں صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے)۔ (مسلم' مشکوٰۃ)

غروب کے بعد افطار میں جلدی کرنا:

☆...... حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ (غروب کے بعد) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (بخاری ومسلم' مشکوٰۃ)

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین غالب رہے گا' جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے' کیونکہ یہود ونصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے:

☆...... سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے' کیونکہ وہ برکت ہے' اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرلے' کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی' مشکوٰۃ)

☆...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے' اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں سے افطار فرماتے تھے' اور اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

افطار کی دعا:

☆...... ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

"ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء الله"

ترجمہ: "پیاس جاتی رہی' انتڑیاں تر ہوگئیں اور اجر انشاء اللہ ثابت ہوگیا۔"

☆......حضرت معاذ بن زہرہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت"

ترجمہ: "اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا' اور تیرے رزق سے افطار کیا۔" (ابوداؤد مرسلا' مشکوٰۃ)

☆......حضرت عمر بن خطابؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا کہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے' اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط' وفیہ ہلال بن عبدالرحمٰن وھو ضعیف کمافی المجمع ص۱۴۳ ج۳)

☆......حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک رمضان کے ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ) سے آزاد کئے جاتے ہیں' اور ہر مسلمان کی دن رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ (رواہ البزار وفیہ ابان بن عیاش وھو ضعیف مجمع الزوائد ص:۱۴۳ ج۳)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کی دعا رد نہیں ہوتی: (۱) روزے دار کی یہاں تک کہ افطار کرے' (۲) حاکم عادل کی اور (۳) مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا خواہ کچھ مدت کے بعد کروں۔ (احمد' ترمذی' ابن حبان' مشکوٰۃ' ترغیب)

عبداللہ بن ابی ملیکہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں ہوتی۔ اور حضرت عبداللہ افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے:

"اللھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شئی ان تغفرلی۔"

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ میری بخشش فرما دیجئے۔" (بیہقی' ترغیب)

رمضان کا آخری عشرہ:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں ایسی عبادت و محنت کرتے تھے جو دوسرے اوقات میں نہیں ہوتی تھی۔ (صحیح مسلم' مشکوٰۃ)

☆......حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لنگی مضبوط باندھ لیتے (یعنی کمر ہمت چست باندھ لیتے) خود بھی شب بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر:

☆......حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک یہ مہینہ تم پر آیا ہے' اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے' جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر خیر سے محروم رہا' اور اس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا سوائے بدقسمت اور حرمان نصیب کے۔" (ابن ماجہ' واسنادہ حسن انشاء اللہ' ترغیب)

☆......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔" (صحیح بخاری' مشکوٰۃ)

☆......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو (اس میں تلاوت' تسبیح و تہلیل اور نوافل سب شامل ہیں' الغرض کسی طرح سے ذکر و عبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ (بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر کی دعا:

☆......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فرمایئے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوجائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھا کروں؟ فرمایا یہ دعا پڑھا کر:

"اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی"

(احمد' ترمذی' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

ترجمہ: "اے اللہ! آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں' معافی کو پسند فرماتے ہیں' پس مجھ کو بھی معاف کردیجئے۔"

بغیر عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا:

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر روزے رکھتا رہے وہ اس کی تلافی نہیں کرسکتا' (یعنی دوسرے وقت میں روزہ رکھنے سے اگرچہ فرض ادا ہوجائے گا' مگر رمضان المبارک کی برکت وفضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں)۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی' بخاری فی ترجمہ باب' مشکوٰۃ)

رمضان کے چار عمل:

☆......حضرت سلمان فارسیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو' دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ اپنے رب کو راضی کروگے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہوسکتے۔ پہلی دو باتیں جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو راضی کروگے' یہ ہیں: لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا اور استغفار کرنا' اور وہ دو چیزیں' جن سے تم بے نیاز نہیں' یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو' اور جہنم سے پناہ مانگو۔ (ابن خزیمہ' ترغیب)

تراویح:

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے ایمان کے جذبہ سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا' اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے' اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے' اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے' اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔'' (بخاری ومسلم' مشکوٰۃ)

ایک اور روایت میں ہے کہ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ (نسائی' ترغیب)

اعتکاف:

حضرت حسینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان میں (آخری) دس دن کا اعتکاف کیا' اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہوگا۔'' (بیہقی' ترغیب)

☆......حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کیا' اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنادیں گے کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق ومغرب سے زیادہ ہوگا۔'' (طبرانی' اوسط' بیہقی' حاکم' ترغیب)

روزہ افطار کرانا:

☆......حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی غازی کو سامان جہاد دیا' اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ (بیہقی' شعب الایمان' بغوی' شرح السنۃ' مشکوٰۃ)

رمضان میں قرآن کریم کا دور اور جود وسخا:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جود وسخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے اور رمضان المبارک میں جبکہ جبرئیل علیہ السلام آپؐ کے پاس آتے تھے' آپؐ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی' جبرئیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپؐ کے پاس آتے تھے' پس آپؐ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے' اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی وسخاوت اور نفع رسانی میں باد رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔ (صحیح بخاری)

روزہ دار کے لئے پرہیز:

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے (روزے کی حالت میں) بیہودہ باتیں (مثلاً غیبت' بہتان' تہمت' گالم گلوچ' لعن طعن' غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ (بخاری' مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنے ہی روزے دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے (بھوک) پیاس کے کچھ حاصل نہیں (کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی' بدنظری اور بدعملی نہیں چھوڑتے) اور کتنے ہی (رات کو تہجد میں) قیام کرنے والے ہیں جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں۔ (دارمی' مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے (کہ نفس وشیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے' اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے' اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا)۔ پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے' نہ شور مچائے' پس اگر کوئی شخص اس سے گالم گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو (دل میں کہے یا زبان سے اس کو) کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ (اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا کہ روزہ اس سے مانع ہے)۔ (بخاری' مسلم' مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوعبیدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔ (نسائی' ابن

خزیمہ تحقیق ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے؟ فرمایا: جھوٹ اور غیبت سے۔ (طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہؓ ترغیب)

☆......حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا' اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے' ان سے پرہیز کیا' تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ (صحیح ابن حبان تحقیق ترغیب)

دو عورتوں کا قصہ:

☆......حضرت عبیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہاں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں' آپ نے سکوت اور اعراض فرمایا' اس نے دوبارہ عرض کیا (غالباً دوپہر کا وقت تھا) کہ یارسول اللہ! بخدا! وہ تو مرچکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گی۔ آپ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا' اور ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرے' اس نے خون' پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی۔ جس سے آدھا پیالہ بھر گیا' پھر دوسری کو قے کرنے کا حکم فرمایا' اس کی قے میں بھی خون' پیپ اور گوشت نکلا' جس سے پیالہ بھر گیا۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا اور حرام کی ہوئی چیزوں سے خراب کرلیا کہ ایک دوسری کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی غیبت کرنے لگیں)۔ (مسند احمد ص:۴۳۰ ج۵ مجمع الزوائد ص:۱۷۱ ج۳)

روزے کے درجات:

حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ:

"روزے کے تین درجات ہیں: (۱) عام' (۲) خاص' خاص الخاص۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرم گاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے' جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے' اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان' آنکھ' زبان' ہاتھ' پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچائے' یہ صالحین کا روزہ ہے اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے:

اول:...... آنکھ کی حفاظت کہ آنکھ کو ہر مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے' پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کردیا' اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دل میں محسوس کرے گا (رواہ الحاکم ص۳۱۴ ج۴ وصححہ من حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ وتعقبہ الذہبی فقال واسحاق واہ وعبدالرحمٰن ھوالواسطی ضعفوہ' ورواہ الطبرانی من حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال الہیثمی وفیہ عبداللہ بن اسحاق الواسطی وھو ضعیف' مجمع الزوائد ص۶۳' ج۸)

دوم:...... زبان کی حفاظت کہ بیہودہ گوئی' جھوٹ' غیبت' چغلی' جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے' اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے' یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' مجاہدؒ کہتے ہیں کہ غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے' پس جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے' نہ جہالت کا کوئی کام کرے' اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔ (صحاح)

سوم:...... کان کی حفاظت کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے' کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے' اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم:...... بقیہ اعضاء کی حفاظت کہ ہاتھ' پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے اور افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے' کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

پنجم:...... افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

باقی صفحہ 16 پر

روزہ اور مذاہب عالم

علامہ سید سلیمان ندویؒ

ہم یقین کے ساتھ نہیں بتا سکتے کہ انسانی سوسائٹی میں روزہ کے خیال کی ابتدا کب سے ہوئی؟ اور ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اس کے شروع ہونے کے اسباب کیا تھے؟ روزہ کے ابتدائی حالات اسی طرح پوشیدہ ہیں جس طرح قدیم قوموں میں شریعت کی ابتداء سے ہم ناآشنا ہیں کہ کس قوم نے شریعت کے نظام کو اختیار کیا اور پھر اس نظام کو دوسروں تک پہنچایا۔ روزہ کے متعلق جس قدر نظریے بیان کیے گئے ہیں وہ ظن وتخمین پر مبنی ہیں اور تاریخی حیثیت سے روزہ کی ابتدا ہونے کا جو اندازہ لگایا گیا ہے وہ بھی عمومی قاعدہ سے دور جا پڑا ہے۔ ان سب کے باوجود روزہ انسانی عبادات میں قدیم عبادت ہے۔ اس کا پھیلاؤ دنیا کی تمام قوموں میں رہا ہے۔

مجوسی' آتش پرست' مانوی' بدھ' برہمن' ستارے اور جانور پرست سب میں روزہ کا رواج رہا ہے۔ یہود' نصاریٰ اور مسلمان روزہ کی عظمت کو دین کے بڑے رکن کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں۔ مختلف قوموں اور مختلف نظامہائے شریعت میں روزہ کا طریقہ جداگانہ رہا ہے۔ قوموں میں حالات کی تبدیلی سے روزوں کی تعداد میں بھی کمی وبیشی ہوتی رہی ہے۔ طریقہ عمل کے لحاظ سے کسی قوم میں روزہ کی شکل یہ رہی کہ اس کے افراد روزہ کی حالت میں کھانے' پینے' جنسی تعلقات اور بات چیت سے دور رہا کرتے تھے' کسی دوسرے مذہب میں ان میں سے کچھ کو اختیار کیا گیا اور باقی سے پابندی اٹھالی گئی لیکن ہر حالت میں روزہ سے مقصود یہ رہا کہ بدن اور نفس کو کچھ وقت کے لئے محبوب ترین چیزوں کے استعمال سے محروم رکھا جائے' بات سے رک جانے کا روزہ قدیم قوموں میں رائج تھا۔

اسپنسر اور جیلن نے اپنی تصانیف میں وسطی آسٹریلیا کے باشندوں کے حالات میں لکھا ہے کہ جب کسی عورت کا شوہر مرجاتا تھا تو اس کی بیوی سال بھر بات نہ کرنے کا روزہ رکھتی تھی۔ روزہ کا یہ طریقہ یہود میں بھی پایا جاتا تھا۔ قرآن مجید میں حضرت مریم کی زبان میں اس کی تعبیر یوں ہے۔ "فلن اکلم الیوم انسیا۔" "آج کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ کھانے اور پینے سے رک جانے کے طریقے مختلف رہے ہیں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر قسم کے کھانے اور ہر رنگ کے پینے سے رک جانے کے طریقہ کو روزہ کہتے ہیں۔ یہ طریقہ صابی' مانوی مذہب اور مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کچھ محدود اور متعین چیزوں سے نفس کو روک دیا جائے یہ طریقہ نصاریٰ میں رائج ہے۔

روزہ رکھنے کے مختلف طریقے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دن رات کا پورا روزہ' دوسرے دن بھر کا روزہ یا اس کے ایک حصے کا روزہ' ایک روزہ یہ ہے جو سورج ڈوبنے سے شروع ہوتا ہے اور رات بھر رہتا ہے یا رات کے کسی حصے تک رکھا جاتا ہے' کچھ روزے ایسے ہیں جو برابر کئی دنوں تک چلے جاتے ہیں' کچھ صرف ایک دن کے لئے ہوتے ہیں۔ کسی کا تعلق ایک رات یا اس کے کسی حصے سے ہوتا ہے۔ بعض روزے مسلسل ہوتے ہیں لیکن ان میں فصل آجاتا ہے۔ اس مدت کے فصل کے بعد پھر شروع ہوجاتے ہیں' روزہ کی ایک قسم وہ ہے جو قوم کے تمام افراد پر فرض ہے یا بعض افراد پر خاص شرط کے ساتھ فرض کردیا گیا ہے یا بعض افراد یہ روزہ مستحب طور پر رکھتے ہیں۔

روزہ کے اغراض ومقاصد:

مختلف مذاہب میں روزہ کے اغراض و مقاصد بدلتے رہتے ہیں۔ ہم ان میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں۔

اوّل:

روزے زمانہ کے موسمی حالات کے پیش نظر رکھے جاتے ہیں' کسی خاص فصل یا موسم کے آنے کے وقت یہ روزہ رکھا جاتا ہے یا کسی مہینہ یا ہفتہ کو

خاص کر لیا جاتا ہے یا پھر آسمان کے ستارہ کے لحاظ سے جب کہ وہ کسی خاص منزل کو پہنچ جاتا ہے۔ کبھی کسی اہم تاریخی واقعہ کی مناسبت سے بھی روزہ رکھا جاتا ہے جو کسی اجتماعی حالات میں آیا ہو تو گویا یہ روزہ ذاتی طور پر اس واقعہ کی اہمیت یا وہ حالات جو اس واقعہ سے تعلق رکھتے ہوں مقصود ٹھہرا لئے جاتے ہیں اور ثواب کا مرتبہ دوسرے درجہ پر ہوتا ہے جیسے رمضان شریف کا مہینہ یہ قرآن مجید کے نزول کی تاریخ ہے۔ مسلمان اس تاریخ کو نہایت مقدس سمجھتے ہیں۔ اس طرح عیسوی ماہ کی سترہ تاریخ یہودیوں کے نزدیک مقدس ہے اور وہ اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس دن یہودیوں کے دارالحکومت یروشلم میں انہیں شکست ہوئی تھی۔

دوم:

بعض آسمانی غیر مادی تغیرات جیسے سورج گرہن یا چاند گرہن۔

سوم:

کسی کی وفات کی یاد میں۔

چہارم:

کسی شخص کا کسی خاص عمر تک پہنچ جانا یا زندگی کے کسی مرحلہ سے گزرنا۔

پنجم:

گناہوں کے کفارہ کے لئے خواہ یہ گناہ معلوم ہوں یا معلوم نہ ہوں۔

ششم:

بعض مثبت اور نفع بخش مقاصد کے حصول کے لئے جیسے نفس کی پاکیزگی کا روزہ، چلہ کشی کا روزہ، نفس پر عکس الٰہی کا پرتو ڈالنے کے لئے یا الہامی کیفیت کو معلوم کرنے کے لئے یا آسمانی دنیا سے تعلق جوڑنے کے لئے یا خارق عادت چیزوں پر قدرت پانے کے لئے یا ان دیکھی طاقتوں کو زیر اثر لانے کے لئے یا بارش برسانے کے لئے یا ہوائیں چلانے کے لئے وغیرہ وغیرہ۔

ہفتم:

اجتماعی یا انفرادی نقصان یا بیماری سے دور رہنے کے لئے جیسے طوفان کا آنا یا وبا کا پھیل جانا۔

ہشتم:

کبھی روزہ دوسری عبادت کے لئے تمہید یا وسیلہ بنتا ہے تاکہ وہ عبادت مقبول ہو جائے۔ یا یہ روزہ اس عبادت کا اہم جز سمجھا جاتا ہے جیسے قربانی کے وقت کا روزہ، نذر پوری کرنے کے لئے نذر کے وقت روزہ سے ہونا، زکوٰۃ ادا کرتے وقت روزہ رکھ لینا یا صدقہ کے دینے کے وقت روزہ سے رہنا یا اعتکاف اور نماز کی ادائیگی کے وقت روزہ سے ہونا۔

ان تمام قسموں میں سب سے اہم اور زیادہ مشہور قسم جو اکثر مذاہب میں رائج ہے وہ پہلی قسم ہے۔ یہ روزہ خاص موسم میں رکھا جاتا ہے۔ ہر سال، ہر مہینے یا ہفتے اس کی تکرار ہوتی ہے۔ اس روزہ کا تعلق مقررہ تاریخ سے ہے جو کسی اجتماعی واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ مذاہب کے معتقد جنہوں نے اس قسم کو اختیار کر کے اسے اپنے دین کا جز بنا دیا وہ صابی، مانوی، برہمن، یہودی اور مسلمان ہیں۔ ہم ان مذاہب میں سے چند کے متعلق بحث کریں گے اور بتائیں گے کہ ان کی شریعت میں روزہ کی کیا نوعیت ہے؟

سالانہ روزے

صابی اور مانوی مذہب:

ابن ندیم نے اپنی کتاب الفہرست میں صابی مذہب کے متعلق ذکر کیا ہے کہ صابی مذہب میں بابل کے قدیم مذہبی اثرات اب تک باقی ہیں۔ اس مذہب کی اصل ستاروں کی پوجا ہے۔ صابی مذہب میں تیس دن کے روزے فرض ہیں جو آٹھ مارچ سے شروع ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ نو روزے اور سات روزے رکھتے ہیں پہلے نو روزے ۹ دسمبر سے اور سات روزے ۸ فروری سے شروع ہوتے ہیں۔ ان دو تاریخوں کے روزے ان کے نزدیک بہت زیادہ مقدس اور محترم ہیں۔ وہ اپنی عیدوں کو فطر کی ساتویں عید، فطری کی ماہواری عید، یا تیس دنوں کی فطر کی عید سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان تیس دنوں کا روزہ چاند کے احترام کے لئے ہوتا ہے۔ نو دنوں کا روزہ چاند کے احترام کے لئے ہوتا ہے۔ نو دنوں کا روزہ الٰہ بخت کی عظمت کے نام پر رکھتے ہیں۔ ان کے اس الٰہ کے دوسرے نام زوش، اخرا، جوپیٹر اور مشتری ہیں۔ سات دنوں کا روزہ سورج کے احترام کے لئے ہوتا ہے جو اس مذہب میں خیر کا دیوتا ہے۔ وہ تیس دنوں اور نو دنوں کے روزوں میں سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک ہر قسم کے کھانے، پینے سے رک جاتے ہیں اور سات دنوں کے روزوں میں صرف گوشت اور شراب کا استعمال نہیں کرتے۔

ابن ندیم نے کلدانیوں اور مانویوں کے مذہب کے متعلق لکھا ہے کہ وہ قدیم بابلی، مسیحی اور فارسی مذہب سے ماخوذ ہے۔ اس مذہب میں ستاروں کی عظمت کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ ان کے پیشوا جس کی طرف یہ مذہب منسوب ہے اس کا نام مانی بن فتق ہے۔ اس مذہب میں روزے کے اوقات مختلف ہیں۔ جب سورج قوس کو اتر آتا ہے اور چاند پورا روشن ہو جاتا ہے تو اس وقت مانوی مسلسل دو دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ جب چاند کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو اس وقت

بھی دو مسلسل روزے رکھتے ہیں پھر جب چاند نکلتا ہے اور سورج دلو کی منزل کو اتر جاتا ہے اور مہینے کے آٹھ دن گزر جاتے ہیں تو اس وقت مانوی پورے تیس دنوں کا روزہ رکھتے ہیں۔ ان کے خواص اور عوام اتوار اور پیر کے دن بھی روزہ رکھتے ہیں۔ اسی کے ساتھ وہ ہر مہینے سات روزے رکھتے ہیں۔ اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے ہاں ہفتہ واری ماہواری اور سالانہ روزے رکھے جاتے ہیں اور چاند کے مہینے میں پہلے دو دن کے روزے اور ساتویں دن کے روزے رکھتے ہیں۔ وہ سال میں چونتیس روزے رکھتے جن میں سے دو اس وقت کے ہوتے جب کہ سورج قوس پر اتر آتا اور دو اس وقت کے ہوتے جب کہ سورج جدی کی منزل پر اتر آتا اور مسلسل تین روزے اس وقت رکھتے جب کہ سورج دلو کی منزل پر اتر آتا۔

ابن ندیم کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مانوی مذہب کے متعلق فلوجل نے نقل کیا ہے کہ وہ اتوار کا روزہ اس بنیاد پر رکھتے تھے کہ وہ اپنے اعتقاد کے مطابق یہ یقین رکھتے تھے کہ قیامت اتوار کے دن قائم ہوگی اس لئے ان کا اعتقاد تھا کہ اگر قیامت آجائے تو وہ سب روزے سے ہوں لیکن لیون گراڈ اور دوسرے مارک نے کہا کہ وہ اتوار اور پیر کا روزہ چاند اور سورج کی عظمت کے لئے رکھا کرتے تھے۔ بعد کی دلیل پہلی دلیل سے زیادہ صحیح ہے۔ جس طرح دوسرے روزے ستاروں کی گردش سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح ان روزوں کا تعلق بھی ستاروں سے زیادہ قرین قیاس ہے۔ پھر اتوار کے روزے کو سورج سے نسبت دی گئی ہے۔ انہوں نے اس کا نام ایل یون رکھا ہے۔ پیر کا روزہ چاند سے نسبت رکھتا ہے جس کا نام سین ہے۔ ان کے یہاں منگل کا بھی روزہ تھا جسے وہ مریخ کے لئے رکھا کرتے تھے اور اس کا نام

اس تھا۔ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک سورج دیوتا اور چاند دیوی بہت زیادہ محترم تھے اس لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم ان دو روزوں کو انہی کی طرف منسوب کردیں۔

صابی اور مانوی مذہب کے ماننے والے پرانے بابلی مذہب سے متاثر ہوئے جس کی بنیاد ستارہ پرستی تھی۔ نماز اور اس کے اوقات میں بھی بابلی مذہب سے تاثر قبول کیا۔ ابن ندیم نے الفہرست میں ان مذاہب مرتج کا ذکر کیا ہے کہ ان کی نمازوں کے اوقات کا تعلق سورج کی منزلوں سے بہت زیادہ گہرا ہے۔ صابی مذہب کے متعلق ابن ندیم نے لکھا ہے کہ صابی عقیدہ کے لوگوں پر دن میں تین وقت کی نماز فرض تھی۔ پہلی نماز سورج نکلنے سے آدھ گھنٹے پہلے یا اس سے کم مدت میں شروع ہوتی تھی اور سورج طلوع ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا وقت ختم ہوجایا کرتا تھا۔ اس میں نماز کی آٹھ رکعتیں اور ہر رکعت میں تین سجدے ہوا کرتے تھے۔ دوسری نماز سورج کے زوال کے ساتھ ختم ہوجایا کرتی تھی۔ اس نماز میں پانچ رکعتیں اور ہر رکعت میں تین سجدے ہوا کرتے تھے۔ تیسری نماز دوسری نماز کی طرح تھی اور سورج غروب ہونے کے وقت پڑھی جاتی تھی۔ ان اوقات کا تعلق دن کے تین پہروں سے تھا۔ طلوع، نصف النہار اور غروب کا وقت۔

نفل نمازیں وتر نماز کی طرح تین تھیں اور دن میں تین بار پڑھی جاتی تھیں۔ پہلی نماز دن کے دو بجے چاشت کی نماز کے مقابلہ میں ہے، دوسری نماز زوال کے بعد یہ عصر کی نماز کے مقابلہ میں ہے۔ تیسری نماز رات کے تین بجے یہ عشاء کی نماز کے مقابلہ میں ہے۔ ان کی کوئی نماز طہارت کے بغیر نہیں ہوا کرتی تھی۔ مانوی مذہب کے تعلق سے ابن ندیم نے لکھا ہے کہ ان

کے عقیدہ میں چار یا سات نمازیں فرض تھیں۔ پہلی نماز زوال کے وقت، دوسری نماز زوال اور سورج غروب ہونے کے درمیان، پھر سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز، اس کے تین گھنٹے کے بعد عشاء کی نماز۔

ابن ندیم نے وضاحت کی ہے کہ یہ تمام نمازیں ستاروں کی تقدیس اور سورج کی عظمت کے لئے پڑھی جاتی تھیں۔ نمازی پانی سے یا کسی دوسری چیز سے مسح کرکے سورج کے سامنے کھڑا ہوجاتا تھا اور پھر سجدہ کرتا تھا۔ سجدہ میں وہ یہ کلمات دہراتا تھا: ”ہمیں ہدایت دینے والے فارقلیط مبارک اور اس کی فوج نیر دن کی تسبیح کرتا ہوں۔“ وہ سجدہ کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہوجاتا اور دوسرے سجدہ میں یہ کلمات کہتا:

”اے روشنی کے اصل اور سراپا نور

تیری تسبیح کرتا ہوں۔“

روزہ ہندو مذہب میں:

برہمن اور بدھ مذہب کے روزے سورج اور چاند کی منزلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ برہمنوں میں جوگی خزاں اور بہار کے شروع موسم میں روزہ رکھتے ہیں۔ چھتری سردی اور گرمی کے شروع موسم کے علاوہ ہر چاند کے ماہ کے شروع دونوں میں اور چودھویں تاریخ کا روزہ رکھتے ہیں۔ ان کی مقدس کتاب ”وید“ میں ہے کہ وہ سورج گرہن کے وقت کھانے پینے، جنسی تعلق اور نماز سے رک جاتے ہیں۔ یہ عمل ان کے نچلے طبقہ میں پایا جاتا ہے لیکن برہمن، جوگی اور چھتری صرف اتنے واجب پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس کے علاوہ گھر میں کھانے کی جتنی قسمیں ہوسکتی ہیں ان سب سے رک جاتے ہیں۔ سورج گرہن کے وقت جن برتنوں میں صدقہ کرتے ہیں انہیں توڑ ڈالتے ہیں۔

ان کی شریعت برہمن کے تیرہ پجاریوں پر

روزہ کی حالت میں اس امر کو فرض کرتی ہے کہ سورج کے ڈوبنے کے وقت سے شفق کے غائب ہونے تک کھانے پینے اور سفر کرنے سے باز رہیں اور ہندو مذہب میں جس قدر فرقے ہیں ان سب کی اصل سورج کی تقلید پر ہے۔ اس مذہب کے روزہ دار سورج غروب ہونے سے اس کے نکلنے تک کھانے پینے سے پرہیز کرتے ہیں اور پھر اس وقت روزہ توڑتے ہیں جب پورا سورج آسمان پر روشن ہو جاتا ہے۔ اگر آسمان پر بادل ہوں اور سورج ان کے پیچھے چھپ جائے تو وہ سورج نکلنے کا انتظار کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ پوری آب و تاب کے ساتھ چمکنے لگے۔ اس سلسلہ میں عجیب بات یہ ہے کہ یہی طریقہ شمالی امریکہ کے بعض قبائل میں بھی رائج ہے۔

ہندو مذہب میں چاند کے مہینے کے حساب سے چار دن کے روزے رکھے جاتے ہیں، چاند کی پہلی تاریخ، نویں تاریخ، چودھویں تاریخ اور بائیسویں تاریخ۔ یہ روزے سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک رکھے جاتے ہیں، وہ ان چار دنوں میں پورا آرام کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کے نزدیک افطاری کی تیاری حرام ہے۔ وہ کھانے کا انتظام سورج نکلنے سے پہلے کرتے ہیں۔

روزہ یہودی مذہب میں:

یہودی مذہب میں روزہ کی قسمیں بے شمار ہیں، یہودیوں کا سب سے اہم روزہ عیسوی ماہ کی دسویں تاریخ کا روزہ ہے جسے وہ کفارہ کے دن کا روزہ کہتے ہیں۔ یہ روزہ یہودیوں پر اپنے گناہوں سے معافی کے تعلق سے فرض کیا گیا ہے۔ یہودی پرانے زمانہ میں ہفتے کے دن اور ہر چاند کے ماہ کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھا کرتے تھے وہ ان دنوں میں کوئی کام نہیں کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد روزہ کا حکم ختم ہو گیا۔ ان سے کہا گیا کہ وہ ان دنوں میں صرف کام بند کریں۔ ان دنوں میں روزہ سے معافی اس واقعہ کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ پہلے زمانہ میں ان دنوں کا روزہ رکھا کرتے تھے کیونکہ منسوخی کا حکم اس وقت صادر کیا جاتا ہے جب کہ اس حکم پر پہلے سے عمل کیا جاتا رہا ہو۔ ان دونوں کے روزوں کو چاند کی حرکات سے گہرا تعلق ہے۔ میں نے پہلے روزہ کے متعلق کافی وضاحت کی ہے لیکن ہفتہ کا روزہ اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ ہفتہ کا آخری روز "سبت" ان کے عہد قدیم میں چاند کے اپنی منزلوں میں داخل ہونے سے تعلق رکھتا تھا۔ چنانچہ ان کے مطابق اوقات کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر حصہ چاند کی چار منزلوں میں سے ایک سے تعلق رکھتا ہے۔ یہودیوں کا یہ روزہ ایک حیثیت سے بدھ مذہب کے چار روزوں سے مطابقت رکھتا ہے، جسے وہ مہینہ میں چار مرتبہ رکھتے ہیں۔ یہودیوں میں کچھ یہودی ساتویں مہینہ کے پہلے دن روزہ رکھتے تھے اور عوام ان کے لئے کھانا تیار کر کے بھیجا کرتے تھے۔ یہودی ساتویں مہینہ کی چوتھی تاریخ کو بھی روزہ رکھا کرتے تھے اور اس دن کے روزہ کو ایک تقریب کی شکل میں مناتے تھے۔ بنی اسرائیل اس دن اپنے تمام بدن پر راکھ مل لیا کرتے تھے۔

جب یہودیوں کو بابل جلاوطن کر دیا گیا تو اپنے تاریخی واقعات کے سلسلہ میں کئی روزے رکھا کرتے تھے اور ہر روزہ کو اس کی تاریخ سے منسوب کیا کرتے تھے۔ ان کے روزوں میں سے چوتھا روزہ ہے جو جولائی کی سترہ تاریخ کو پڑتا ہے، اس تاریخ کو یروشلم "بیت المقدس" برباد کر دیا گیا اور "ہیکل" ڈھا دیا گیا۔ پانچواں روزہ "استیر" کا ہے جو مارچ کی تیرہ تاریخ کو پڑتا ہے، یہ روزہ "ہامان" اور "استیر" کے واقعہ کی مناسبت سے رکھا جاتا ہے۔ "ہامان" کسی فارس کے بادشاہ کا وزیر تھا اس نے یہودیوں کو ہلاک کرنے کی ٹھانی لیکن بادشاہ کی ملکہ "استیر" کو اس سازش کا علم ہو گیا۔ "ہامان" کی تدبیر ناکام رہی۔ یہ "ہامان" فرعون کے وزیر کے علاوہ دوسرا "ہامان" ہے۔ ساتواں روزہ ستمبر کی تیسری تاریخ کا ہے، اس تاریخ کو یہودیوں کے آخری سربراہ "جدلیاہ" قید کے بعد قتل کر دیے گئے تھے۔ دسواں روزہ وہ ہے جو "یروشلم" کے حصار ڈالنے کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہودی یہ روزہ جنوری کی دس تاریخ کو رکھتے ہیں، اس کے علاوہ یہودی کئی مستحب روزے رکھتے ہیں جن کا تعلق ان کے بزرگوں کی وفات کے دن سے ہے، جیسے موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام یا وہ شہداء جو دین کی خدمت میں شہید ہوئے، اس طرح روزوں کی تعداد پچیس تک پہنچ جاتی ہے۔

روزہ اسلام میں:

اسلام نے لوٹ کر آنے والے روزوں کی کئی قسمیں کی ہیں، کچھ روزے سال میں ایک مرتبہ رکھے جاتے ہیں، کچھ روزے مہینہ میں ایک مرتبہ رکھے جاتے ہیں اور کچھ روزے ہفتہ ہفتہ رکھے جاتے ہیں۔ ان اقسام میں سے جو روزہ رمضان میں رکھا جاتا ہے وہ روزہ فرض ہے، ہر ہفتہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا جاتا ہے، یہ روزہ مستحب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پیر اور جمعرات کے دن روزے سے ہوتے تھے، ماہ رجب کے ابتدائی تین دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے، تین دنوں کا روزہ مقید نہیں ہے بلکہ اس مہینے میں زیادہ روزے

رکھنا بھی مستحب ہے' ماہ شعبان کی پندرہ تاریخ کو اور اس ماہ (کی پندرہ تاریخ سے قبل) کے دوسرے روزے رکھنا مستحب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کی طرح کسی دوسرے مہینہ میں زیادہ روزے رکھے ہوں۔

ماہ شوال کے چھ روزے جو شوال کی دوسری تاریخ سے شروع ہوتے ہیں مستحب ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اس کے ساتھ ماہ شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھ لئے' ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو جو یوم عرفہ ہے روزہ رکھنا مستحب ہے لیکن یہ روزہ ان لوگوں کے لئے ہے جو حج میں نہ ہوں۔ حاجی کے لئے جو عرفات میں ہے اس کے لئے اس دن کا روزہ رکھنا منع ہے۔ محرم کے مہینہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رمضان کے روزے کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ مہینہ جسے تم محرم کے نام سے پکارتے ہو۔ ہر چاند کے ماہ کی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ مستحب ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم ہر مہینہ کے ایام بیض کے تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دنوں کے روزے سال بھر کے روزوں کا ثواب رکھتے ہیں۔ ان دنوں کو ایام بیض اس لئے کہتے ہیں کہ ان دنوں میں چاند پورا روشن ہوجاتا ہے۔ اسی طرح ماہ محرم کی نویں' دسویں اور گیارہویں تاریخ کا روزہ مستحب ہے۔

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی ایک جماعت کو مدینہ منورہ میں دیکھا کہ وہ یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزہ کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا: ہم یہ روزہ اس دن کی یاد میں رکھتے ہیں جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے فریب سے نجات دی تھی اور ان کے لئے مصر سے ہجرت کو آسان کردیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق کے زیادہ سزاوار ہیں اور میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس روزہ سے روزہ دار کے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ کردیں گے۔ آپ نے اس دن کا روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کے لئے فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہودیوں کی مخالفت فرماتے تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا: دسویں تاریخ کے ساتھ نویں تاریخ کا روزہ بھی شامل کرلیا جائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور یہ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! یہ وہ روزہ ہے جس کی یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انشاء اللہ آئندہ ہم نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے۔ راوی کہتا ہے کہ آئندہ سال نہیں آیا کیونکہ دوسرے سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے عاشورہ سے ایک دن قبل اور ایک دن بعد مباح فرمایا تھا تاکہ یہودی کی پوری مخالفت ہوجائے علامہ ابن قیم نے عاشورہ کے متعلق جتنی احادیث وارد ہیں ان کے متعلق یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اول بہتر یہ ہے کہ عاشورہ سے قبل اور بعد کا روزہ رکھ لیا جائے' دوسری صورت میں نویں اور دسویں تاریخ کا روزہ رکھا جائے' تیسری صورت یہ ہے کہ محرم کے پورے دس روزے رکھے جائیں۔

یہود کے روزوں کے اوقات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے عاشورہ کا روزہ ہمیشہ دسویں محرم کو نہیں پڑتا تھا۔ صرف اس سال اس روزہ کا وقوع دسویں محرم کو ہوگیا تھا جس کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے کیونکہ یہودی جنتری کا تعلق یسوعی جنتری سے ہے جو اسلامی جنتری سے مختلف ہے۔ عاشورہ کے روزہ کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ عاشورہ کا روزہ جاہلی عرب سے تعلق رکھتا ہے اور یہود کے روزہ سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: عاشورہ کے دن قریش جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہاں بھی یہ روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بھی اس روزہ کا حکم فرمایا۔ جب رمضان شریف کا روزہ فرض ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے اس تاریخ کا روزہ رکھے یا اسے ترک کردے۔

مسلمانوں کے کچھ فرقوں نے روزہ کی کچھ قسموں کو اجتماعی حالات کے ساتھ وابستہ کردیا ہے۔ وہ ان دنوں انہی حالات کی مناسبت سے واقعات کی یاد میں روزہ رکھتے ہیں۔ رافضی فرقہ کے کچھ لوگ ماہ محرم کی شروع تاریخ کے دس روزے رکھتے ہیں' رات کا قیام کرتے ہیں' درود اور اوراد پڑھتے ہیں' بدن کو تکلیف دیتے ہیں وہ یہ سب کچھ اہل بیت کی یاد میں کرتے ہیں جنہوں نے کربلا میں شہادت

پائی۔ مسلمان فقہاء کے نزدیک بھی شہید اور کسی نیک شخص کی یاد میں کسی قسم کا روزہ نہ واجب ہے اور نہ ہی مستحب۔

اسلامی روزوں سے ہٹ کر دوسرے روزے جو بتکرار کے ساتھ آتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں: پہلی قسم کا تعلق اجتماعی حالات سے ہے دوسری قسم کا تعلق موسمی حالات سے ہے لیکن وہ قسم جن کا تعلق اجتماعی حالات سے ہے وہ روزوں کی اہم قسم ہے ان کی اہمیت زیادہ ہے اور یہ روزے تعداد میں زیادہ ہیں اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ان روزوں کا تعلق زندگی کے اہم واقعات سے ہے۔ ان روزوں سے ذہن میں گزشتہ واقعات کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ یہ روزے اکثر آسمانی مذاہب میں پائے جاتے ہیں اگرچہ ان روزوں کی شرعی حکمت واقعات کے مقابلہ میں زیادہ اہمیت رکھتی ہے تاہم ان روزوں کو متعلقہ واقعات سے منسوب کیا جاتا ہے۔ دوسری قسم کے روزے جن کا تعلق موسمی حالات سے ہے۔ اصحاب علم نے ان روزوں کے اسباب میں مختلف آراء کا تذکرہ کیا ہے۔ کسی نے اسے مظاہر پرستی کے مظاہر سے وابستہ کیا ہے اور کسی نے چاند و سورج کو عظمت کا نشان تسلیم کر کے روزوں کی ان سے عقیدت کا رشتہ جوڑ دیا ہے۔ انسانی فکر و خیال میں روزوں کی پیدائش اور ترویج کا ابتدائی نقطہ یوں رونما ہوا کہ انسان نے جب کائنات پر نظر ڈالی تو اسے بہت سی چیزیں اپنے سے زیادہ قوی نظر آئیں جن کے سامنے اسے اپنی کمزوری کا احساس کرنا پڑا۔ پھر اسی احساس کے پیش نظر انسان نے روزے کے مختلف ڈھنگ اختیار کئے جن میں تزکیہ نفس کم اور جسمانی ریاضت کا تصور زیادہ تھا۔

☆☆..........☆☆

آداب رمضان

ارشاد ہے کہ پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں جس کو آدمی بھرے۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن حدیث مقدام بن معدیکرب)۔ اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کر لی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور شہوت کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوا؟

ششم: افطار کے وقت اس کی حالت خوف و رجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ پہلی صورت میں یہ شخص مقرب بارگاہ بن گیا اور دوسری صورت میں مطرود و مردود ہوا۔ یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہئے۔

اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے البتہ جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو وہ تو دنیا ہی نہیں بلکہ توشہ آخرت ہے۔ بہرحال ذکر الٰہی اور فکر آخرت کو چھوڑ کر دیگر امور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ارباب قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو افطاری مہیا ہو جائے یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزق موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں۔ یہ اعلیٰ "صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔"

(احیاء العلوم ص ۱۹۸ تا ۱۹۹ ج ۱ ملخصاً)

☆☆..........☆☆

مسلمانوں کے قبرستان سے قادیانی مردہ نکال باہر کیا گیا

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) مسلمانوں کے قبرستان سے قادیانی مردہ نکال باہر کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق مسلم کالونی چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں واقع مسلمانوں کے قبرستان میں تقریباً رات دو بجے قادیانی جماعت کے صدر اسلم قادیانی کی بہن کو رات کی تاریکی میں قادیانی جماعت نے دفن کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور مرکزی جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے خطیب مولانا غلام مصطفی نے اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی انتظامیہ سے رابطہ کیا کہ قادیانی مردہ فوری طور پر مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا جائے۔ ورنہ ہم خود اسے نکال دیں گے۔ مقامی انتظامیہ ایس ایچ او کی قیادت میں فوراً قبرستان پہنچ گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی کے خطیب مولانا غلام مصطفی کی قیادت میں مسلمان بھی قبرستان پہنچ گئے۔

رات دو بجے قادیانیوں نے جن ہاتھوں سے اپنے مردے کو قبرستان میں رکھا تھا انہیں ہاتھوں سے قبر کو کھود کر نکالا۔ قادیانی مردے کا مٹی اور اینٹیں لگنے سے بُرا حال ہو گیا اور ذلیل و خوار ہو کر قادیانی نے اسے اپنے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دیا۔

اسلام ایک عظیم مذہب

فرانس کے مشہور نومسلم ڈاکٹر موریس بوکائے تقریر کے لئے کھڑے ہوئے' مسلمانوں کا جم غفیر انہیں سننے کے لئے بے تاب تھا' انہوں نے مجمع پر ایک طائرانہ نظر ڈالی اور افسوس کے ساتھ بولنا شروع کیا کہ میں نے قرآن میں سائنسی حقائق دیکھے تو ان سے متاثر ہوا اور اسلام قبول کرلیا' ان ہی حقائق کو میں عوام کے سامنے پیش کررہا ہوں۔ کتنی عجیب بات ہے کہ موریس بوکائے جو قرآن سے صرف سائنسی علوم تلاش کرکے پیش کررہا ہے' اس کو سننے کے لئے لاکھوں کا مجمع ہے لیکن اللہ کی وہ کتاب جس میں دنیا کی تمام حقیقتیں موجود ہیں' اسے سمجھنے اور سننے کے لئے کسی کے پاس وقت نہیں۔ اسی ضمن میں ایک دوسری مشہور نومسلمہ مریم جمیلہ کی بات بھی یاد آگئی' مریم ایک یہودی خاتون تھیں جو قرآن کا مطالعہ کرنے کے بعد متاثر ہوئیں اور ایمان لے آئیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان کی خواہش ہوئی کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے کسی مسلمان سوسائٹی میں جاکر رہیں' اس سلسلے میں ان کی نظر انتخاب پاکستان پر پڑی' جہاں وہ اسلام کے بعد مسلمان معاشرہ کے مطالعہ کے لئے قریب ایک سال رہیں۔ اس تجربے کے بعد انہوں نے کہا کہ اچھا ہوا میں نے اسلام کا مطالعہ کرکے اس کو قبول کیا ورنہ ایسی نام نہاد مسلمان سوسائٹی میں اگر میں اس مطالعہ سے پہلے رہی ہوتی تو شاید اسلام قبول نہ کرتی۔

ایسے بے شمار واقعات ہیں جو ہمیں احساس دلاتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ ہمارے مذہب اسلام کا عکاس نہیں ہے' یہی سبب ہے کہ تمام عالم میں مسلمان بے چینی اور انتشار کا شکار ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے قرآن پر عمل کیا اور ساری دنیا پر چھا گئے' انہوں نے سکندر اور چنگیز خان کی طرح ملکوں پر نہیں بلکہ دلوں پر حکومت کی:

عظمیٰ ناہید

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

دراصل ہم نے احتسابی عمل کو چھوڑ دیا' ہم میں اس کا احساس بھی نہیں رہا کہ ہم غلط بھی ہوسکتے ہیں۔ چاروں طرف سے نفرتوں کا ایک سمندر ہے جو ہماری طرف ہر دم بڑھتا آرہا ہے' لیکن دل پر ہاتھ رکھ کر ٹھنڈے دل سے غور کیجئے کہ یہ نفرتیں کس کے خلاف ہیں؟ یقیناً یہ اسلام کے خلاف نہیں بلکہ صرف اور صرف مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ انہیں ہمارے دوغلے پن سے نفرت ہے' یہ قومیں ہمارے نفاق سے متنفر ہیں' ہمارے پاس جو پیغام ڈیڑھ ہزار سال سے موجود ہے' اسے ہم اپنے اعمال سے دوسروں تک پہنچاتے نہیں ہیں' کتنی بدقسمتی کی بات ہے کہ جو پیغام تمام عالم کے لئے تھا اور ہم جس کے امین تھے' ہم نے اسے اپنی پشت پر چھپا رکھا ہے کہ مبادا کسی اور کی اس پر نظر نہ پڑ جائے۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض مواقع پر جب میں نے اسلام کی بنیادی تعلیمات خصوصاً توحید اور رسالت کو غیر مسلموں کے سامنے مثبت انداز میں پیش کیا تو نہ صرف یہ کہ وہ اس کی حقانیت کے قائل ہوئے بلکہ انہوں نے انتہائی حیرت کا اظہار بھی کیا کہ ہمیں آج تک یہ باتیں اس انداز میں بتائی ہی نہیں گئیں۔

اس سلسلے میں ایک واقعہ میرے چچا حضرت مولانا اسلم قاسمی صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند نے سنایا' وہ ایک بار دہلی سے دیوبند کی جانب سفر کررہے تھے' ایک ہندو بھی ہمراہ تھا' میرٹھ شہر کے قریب نماز کا وقت ہوگیا' ہندو کو جیسے ہی اس کا علم ہوا اس نے گاڑی اپنے کچھ رشتے داروں کے گھر پر رکوائی' یہ ہندو گھرانہ تھا' تین بھائی اپنے اہل و عیال کے ساتھ رہتے تھے' انہیں جب آنے کا مقصد معلوم ہوا تو تینوں بھائی فوراً حرکت میں آگئے' ایک بھائی نے اصرار کرکے لوٹے سے وضو کروایا' دوسرے نے کمرے کی صفائی کی' تیسرے نے پاک

کپڑا لاکر بچھا دیا۔ مولانا اسلم صاحب نے نماز کے بعد سلام پھیرا تو یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے کہ تینوں بھائی ادب واحترام کے ساتھ ہاتھ جوڑے ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس پر حیرت کا اظہار کیا اور ان کا شکریہ ادا کیا' اس پر تینوں بھائیوں نے کہا: "جناب! ہمارے کہاں نصیب کہ آپ کے اللہ کا نام ہمارے گھر میں لیا جائے' ہم تو اسے اپنی خوش قسمتی سمجھ رہے ہیں۔"

یہ ہے اسلام اور دین حق کی طلب' جو ہر غیر مسلم کے ذہن اور قلب میں پائی جاتی ہے۔ کبھی ہم انہیں ٹٹول کے تو دیکھیں' دراصل یہاں بھی:

"نفس بے تاب ہے تاروں سے نکلنے کیلئے"

انسانی ذہن گمراہی میں کبھی مطمئن نہیں رہ سکتا' اگر حالات کے سبب وہ گمراہی میں زندگی گزار بھی رہا ہو تو اس کے قلب میں حق تک پہنچنے کی جستجو ضرور ہوگی۔ اس کا ذہن اس آخری سچائی کی تلاش میں سرگرداں رہے گا' جب تک کہ وہ اسے پا نہ لے' ایسے میں اگر ہم اپنے اچھے اخلاق اور اعمال کے ساتھ ان کی راہ میں علم کی شمعیں روشن کر دیں تو وہ اس راستے میں ٹھوکریں کھانے سے بچ جائیں گے' یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ غیر مسلموں میں صرف ایک طبقہ ہے' جس نے سیاسی وسماجی بالادستی قائم کر رکھی ہے اور اس کی بقا کے لئے وہ ہمیشہ اس کوشش میں رہتا ہے کہ عوام حقیقت سے واقف نہ ہوں تاکہ اسے قبول نہ کر سکیں۔ اس لئے انہوں نے عوام اور اسلام کے درمیان نفرت کی دیواریں کھڑی کر دی ہیں' جن کی بنیاد سو فیصد جھوٹ پر ہوتی ہے۔ مسلمان کو سمجھنا چاہئے کہ نفرت جان بوجھ کر پیدا کی جا رہی ہے۔ اگر ہم بھی غیر مسلموں سے اسی طرح نفرت کا جواب نفرت سے دینے لگیں تو ان میں اور ہم میں کیا فرق رہ جائے گا؟ بلکہ ہمیں تو اپنے اعلیٰ اخلاق اور بھائی چارہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے دلوں میں جگہ بنانی چاہئے تاکہ ہم اسلام کے ابدی پیغام کو ان تک پہنچا سکیں۔

یاد رکھئے! غیر مسلم اقوام کے ذہنوں میں ایک خلا ہے جو توحید سے انحراف کا نتیجہ ہے' وہ خود اسے کوئی معنی نہیں دے سکتے' انہیں اپنی محرومی کا احساس تو ہے لیکن وہ محرومی کیا ہے؟ اس سے وہ واقف نہیں۔ توحید ایک ایسی حقیقت ہے جس کا کوئی بدل نہیں ہے' وہ از خود اس حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے' کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا' ورنہ اتنے انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے کی ضرورت نہیں تھی' لیکن غیر مسلم اس خلا کو محسوس کر سکتا ہے اور اسی لئے وہ اسے سیکولر ازم یا اس جیسی دیگر تحریکات میں تلاش کرتا ہے' وہ اپنی دانست میں حقیقت کو اسی طرح کے انسانی نظریات میں پالیتا ہے' لیکن یہ اسے سکون اور طمانیت قلب نہیں دے سکتیں کیونکہ وہ اس حقیقت سے اب بھی اتنا ہی دور ہے جتنا پہلے تھے' نبوت کا سلسلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بند ہو گیا' لیکن کیا یہ ہماری ذمہ داری نہیں کہ ہم اس آفاقی پیغام کو آفاق کے ہر گوشے میں پہنچا دیں؟ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری پیغام بھی تھا' جب حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حاضر ہیں وہ ان لوگوں تک میرا پیغام پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں' یقین جانئے! غیر مسلم توحید کے پیغام پر بہت جلد لبیک کہیں گے کیونکہ یہی وہ حقیقت ہے جس کی تلاش میں وہ سرگرداں ہیں' ایک بزرگ کی محفل میں بہت سے حضرات بیٹھے جنت کی نعمتوں کا ذکر کر رہے تھے' ان میں ایک نومسلم بھی تھے' انہوں نے قدرے غصے سے کہا کہ جنت کی نعمتوں پر آپ لوگ بہت زیادہ خوش نہ ہوں' جب سے میں ایمان لایا ہوں اور آپ مسلمانوں کی حالت دیکھ رہا ہوں' اس کے بعد مجھے یقین ہے کہ کفار جہنم میں آپ لوگوں کی ٹانگیں پکڑ پکڑ کر کھینچیں گے اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے کہ اگر ہم ایمان نہ لا کر قصوروار ہیں تو یہ لوگ بھی اتنے ہی قصوروار ہیں کہ انہوں نے تیری کتاب کو بغلوں میں چھپائے رکھا اور تیرے پیغام کو ہم تک نہ پہنچایا' بات تلخ ضرور ہے لیکن حقیقت سے کتنی قریب ہے' کیا ہم اس الزام سے صرف یہ کہہ کر بری ہو سکتے ہیں کہ تمام علوم ان کے سامنے تھے' وہ چاہتے تو صحیح چیز اخذ کر سکتے تھے؟

ایک دوسرا بڑا مسئلہ ہمارے سیاسی اسلام کا ہے' سیاست اسلام کا جزو ہے۔ بقول علامہ اقبال:

"جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی"

لیکن اگر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آئیڈیل بنایا ہوتا اور اسلام کے سیاسی پہلوؤں پر غور و خوض کر کے عمل بھی کیا ہوتا تو شاید حالات اتنے ناگفتہ بہ نہ ہوتے۔ دراصل ہم لوگ مخصوص حالات کے سبب احساس کمتری کا شکار ہو گئے' بجائے اس کے کہ دوسرے ہماری عادات و خصائل سے متاثر ہو کر انہیں اپناتے' ہم نے ان کے غلط طریقوں کو اپنا لیا' غیروں کے یہاں مذہبی جلوس تہوار کی شکل اختیار کر گئے ہیں لیکن چونکہ کوئی باقاعدہ اخلاقی نظام کے تحت یہ تہوار نہیں منائے جاتے' اس لئے ان جلوسوں میں لہو ولعب' شور ڈھول باجے' نعرے' ناچ گانا وغیرہ ہوتے ہیں' ہم

اچھے اسلامی طریقوں سے ان کے ذہنوں میں یہ بات پہنچا سکتے تھے کہ یہ تمام چیزیں مخرب اخلاق ہیں' جو انسان جیسی اعلیٰ تخلیق اور اس کے کردار کے منافی ہیں۔ یہ باتیں ان میں کے پڑھے لکھے لوگوں کو یقیناً متاثر کرتیں۔ بدقسمتی سے ہم نے اپنے نام نہاد مذہبی جلوسوں میں یہ ساری لغویات اختیار کرلیں جنہیں دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کے دور جاہلیت کا بازار عکاظ یاد آتا ہے جس کی تفصیلات تاریخ میں ملتی ہے۔ ان غیر اسلامی شعار کو اختیار کرنے کا ایک بڑا نقصان یہ ہوا کہ غیر مسلم ہمارے جلوس دیکھ کر مطمئن ہوگئے کہ اسلام بھی کوئی نئی چیز پیش نہیں کرتا بلکہ نعوذ باللہ خرافات کا مجموعہ ہے۔ اس کا دوسرا نقصان یہ ہوا کہ غیر مسلم ذوق وشوق سے ہمارے نام ونہاد اسلامی جلوسوں میں شامل ہونے لگے لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی توقع کرنے لگے کہ مسلمان بھی ان کے تہواروں پر ہونے والی مشرکانہ رسوم میں حصہ لیں۔ ایسے میں مسلمان اگر براہ راست ان مشرکانہ رسوم میں شریک نہ بھی ہوں بلکہ دوسرے طریقوں سے اس میں مدد کریں تب بھی وہ اعانت شرک کے مجرم کہلائیں گے۔ ہمارے جلوسوں میں ان کے شریک ہونے سے ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن ہمارا ان کے مذہبی شعار کو اختیار کرنا یقیناً باعث تشویش ہے کیونکہ ہمیں دنیا سے شرک وبدعات کو ختم کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

کچھ مسلمانوں نے مجھ سے سوال کیا کہ پھر ہم کس طرح سے اپنی دوستی اور سیکولرازم کا اظہار کریں؟ ظاہر ہے کہ ہمارے تمام سوالوں کا جواب اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ایک یہودی عورت ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی ان کے راستے میں کچرا اور تکلیف دہ چیزیں پھینکتی تھی ایک بار ایسا ہوا کہ وہ کئی روز نظر نہیں آئی۔ آپ ؐ نے دریافت فرمایا کہ وہ یہودی عورت کیوں دکھائی نہیں دے رہی؟ معلوم ہوا کہ وہ بہت بیمار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اس کے پاس مزاج پرسی کے لئے تشریف لے گئے' اس حسن اخلاق سے وہ اتنی متاثر ہوئی کہ اس نے اسلام قبول کرلیا۔ ہمارے لئے غیر مسلموں کے مذہبی تہواروں میں شریک ہوکر مشرکانہ اور غیر اسلامی اعمال میں شرکت کرنا ضروری نہیں' بلکہ اچھے اخلاق اور اعلیٰ کردار کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے' ان کے دکھ درد بانٹنے کا کام ضروری ہے' جو ان کو ذہنی طور پر قریب لاسکے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہم موثر انداز میں ان تک پہنچا سکیں۔ بقول اقبال:

ہوس نے کردیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوع انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا

اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے ذاتی اور اجتماعی زندگی کے احکام بہت واضح انداز میں پیش کئے۔ جس کا عملی نمونہ خیرالقرون میں مل جاتا ہے۔ معاشی' معاشرتی' عائلی' تمدنی تمام آداب سکھا دیئے گئے ہیں' اگر اقلیت میں ہیں اور کمزور ہیں یا اکثریت میں ہیں اور طاقتور ہیں' ہر طرح کی زندگی میں جینے کا طریقہ اور سلیقہ سکھلا دیا گیا ہے' بدقسمتی سے ہم ہر جگہ حاکم والی حیثیت کے مطابق عمل کرنا چاہتے ہیں اور وہ عمل بھی یقیناً اسلامی شعار کے خلاف ہوتا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی کرنے والے معدودے چند لوگ ہیں' جنہیں ہمارے ذرائع ابلاغ خوب خوب اچھالتے ہیں لیکن غیر مسلم اقوام میں اچھے لوگ جو ہر وقت ہمارے لئے کام کرنے کو تیار رہتے ہیں یا جن کے خیالات زہریلے پروپیگنڈے سے پاک رہتے ہیں' انہیں خاطر خواہ اہمیت نہیں دی جاتی۔ مسلمان کی حالت بھی عجیب ہے۔ حق تعالیٰ نے شر میں بھی اس کے لئے خیر رکھی ہے۔ یہ انکشاف مجھے ہر کام کے بعد ہوا۔ ہمارا ایمان پختہ ہو' جذبہ صادق ہو تو ہر مشکل میں آسانی نظر آجاتی ہے۔

یاد رکھئے! انتہا پسندی کا جواب انتہا پسندی سے نہیں دیا جاسکتا' نفرت کی سیاست ایک دن پلٹ کر خود نفرت کرنے والے کو تباہ کردیتی ہے' یہ قدرت کا اصول ہے' ہر نفرت کرنے والا ہمیشہ طاقتور نہیں رہتا' فرعون اور ہامان سے لے کر ہٹلر' میلا سووچ اور نریندر مودی تک ناکام انسانوں کا ایک سلسلہ ہے جن کی نفرتوں نے خود انہیں نقصان پہنچایا۔ جو مظلوم تھے وہ آج بھی باقی ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ ہو تو اس میں شہادت ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑا تحفہ ہے لیکن اس جنگ کی طلب اور خواہش کرنے کی ممانعت بھی ہے' جنگ ایک انتہائی اقدام ہے جو مجبوری میں اٹھایا جانا چاہئے۔ اس کی طلب ممنوع ہے' مسلمانوں نے بدترین حالات دیکھے ہیں لیکن آج کے حالات اتنے بھی برے نہیں کہ ہم اپنے فرض سے منہ موڑ لیں۔ انبیاء علیہم السلام نے اس سے کہیں زیادہ برے حالات میں مثبت رخ اختیار کیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک زندگی کا اصل مقصد دشمن کو ختم کرنا نہیں بلکہ دشمن تک ہدایت کا پیغام پہنچانا تھا۔ اس عظیم پیغام کی شمعیں آج بھی روشن ہیں جو ظلم' جہالت اور نفرتوں کے اندھیروں میں ہمیں صراط مستقیم دکھانے کے لئے کافی ہیں۔

☆☆..........☆☆

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی نماز

مولانا عبدالصمد رحمانی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ بازار میں تھے' نماز کی تکبیر ہوئی' دیکھا کہ صحابہ کرامؓ نے دکانیں بند کر دیں اور نماز میں داخل ہو گئے۔ (صحیح بخاری ص ۲۵۳/۲)

صحابہ کرامؓ کے شغف کا حال یہ تھا کہ دو تہائی رات' آدھی رات' ایک تہائی رات کو نمازوں میں مشغول رہتے تھے' ان ہی کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے:

"بے شک تیرا رب جانتا ہے تو کھڑا رہتا ہے قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور تہائی رات کے اور ایک جماعت ان لوگوں میں سے جو تیرے ساتھ ہیں۔" (سورۂ مزمل)

حالانکہ نماز میں یہ شغف ان پر فرض نہیں تھا' بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح جب نماز میں مشغول پاتے تھے تو شوق اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ بھی اپنی راتوں کو اسی طرح گزارتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے متعلق یہ روایت ہے کہ صحابہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور بہت کم سوتے تھے۔ (ابوداؤد)

رات کی نماز کے لئے حضرت ابوہریرہؓ نے اس طرح کا نظم کر لیا تھا کہ انہوں نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا' ایک حصے میں خود نماز پڑھتے' دوسرے حصے میں ان کی بیوی نماز پڑھتیں' تیرے حصے میں ان کا غلام نماز پڑھتا اور باری باری ایک دوسرے کو جگاتے تھے۔ (بخاری)

حضرت عثمان بن مظعونؓ رات بھر نماز میں مشغول رہتے تھے' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ آپ نے ان کو بلوایا' جب وہ آئے تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ عثمان! تم کو میری سنت سے اعراض ہے؟ حضرت عثمان بولے: خدا کی قسم! یا رسول اللہ! ایسی بات نہیں ہے' میں آپ کی سنت کا طالب ہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں' روزہ بھی رکھتا ہوں' افطار بھی کرتا ہوں' عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں' عثمان! اللہ سے ڈرو! تمہاری بی بی کا بھی تم پر حق ہے' تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے' اس لئے تم روزہ بھی رکھو' افطار بھی کرو' نماز بھی پڑھو اور سویا بھی کرو۔ (ابوداؤد)

سعد بن ہشام کی روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ان سے فرمایا کہ سورۂ مزمل کی ابتدائی آیات جب نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام (رات کو اتنی دیر) نماز پڑھتے تھے کہ ان کے پیروں میں ورم آ جاتا تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ جب سورۂ مزمل کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو صحابہ کرامؓ رمضان کی تمام راتیں نماز میں گزار دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو' روزہ بھی رکھو' افطار بھی کرو' رات کو نماز بھی پڑھو اور سوؤ بھی۔ (بخاری)

حضرت ابودرداؓ صحابی بھی دن کو روزہ رکھتے اور رات بھر نماز پڑھتے تھے۔ حضرت سلمان فارسیؓ ان کے مواخاتی بھائی تھے' ایک دن ان کے ہاں مہمان ہوئے تو ان کی بی بی کو نہایت مبتذل حالت اور میلے کچیلے لباس میں دیکھا' پوچھا کہ تمہارا یہ کیا

حال ہے؟ جواب ملا کہ تمہارے بھائی ابودرداؓ کو دنیا سے کوئی سروکار نہیں ہے' کھانے کے وقت حضرت ابودرداؓ سے جب کہا گیا کہ کھاؤ' تو انہوں نے کہا: میں روزے سے ہوں' حضرت سلمانؓ نے کہا کہ پھر میں بھی نہیں کھاؤں گا' اس طرح ان کو کھانا کھلایا' جب رات آئی تو حضرت ابودرداؓ نے نماز پڑھنی چاہی' حضرت سلمانؓ نے کہا: سوؤ؟ اس پر حضرت ابودرداؓ سو رہے' پھر تھوڑی دیر کے بعد نماز پڑھنی چاہی' پھر حضرت سلمانؓ نے کہا: سوؤ' حضرت ابودرداؓ پھر سو رہے' جب رات کا آخری حصہ آیا تو حضرت سلمانؓ نے کہا: اب اٹھو' پھر حضرت سلمانؓ نے کہا کہ تم پر خدا کا بھی حق ہے' تمہارے نفس کا بھی حق ہے' تمہاری بی بی کا بھی حق ہے' ہر ایک کو اس کا حق ادا کرو' حضرت ابودرداؓ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس واقعہ کو بیان کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمانؓ نے سچ کہا۔ (بخاری)

حضرت ابوبکرؓ جب نماز پڑھتے تھے تو ان پر شدت سے رقت طاری ہو جاتی تھی اور قرأت پر اس کا اثر پڑتا تھا' اسی بناء پر جب مرض الموت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو کہو کہ نماز پڑھائیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ابوبکرؓ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو گریہ کی وجہ سے اس پر قابو نہیں پائیں گے' لوگوں تک اپنی قرأت کی آواز نہ پہنچا سکیں گے' مگر پھر بھی آپ نے یہی فرمایا کہ ابوبکرؓ ہی سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی تھی' اس میں وہ نماز پڑھتے تھے' کافروں کے بچوں پر' ان کی عورتوں پر ان کا اثر پڑتا تھا اور وہ لوگ کھڑے ہو کر دیکھتے تھے' حضرت ابوبکرؓ کا شدت گریہ سے یہ حال ہو جاتا تھا کہ آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے تھے۔
(بخاری)

حضرت عبداللہ بن شدادؓ کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نماز میں اس زور سے روتے تھے کہ میں ان کے رونے کی آواز پچھلی صف میں سنتا تھا۔
(بخاری)

حضرت تمیم داریؓ ایک رات تہجد کے لئے کھڑے ہوئے تو صرف ایک آیت کی تلاوت میں صبح کردی' اسی کو بار بار دہراتے رہے۔
(اسد الغابہ)

حضرت ثابتؓ کی روایت ہے کہ حضرت انسؓ جب رکوع سے کھڑے ہوتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ لوگ سمجھتے کہ وہ بھول گئے اور دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر لگاتے کہ لوگ سمجھتے کہ وہ بھول گئے۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو متعدد سورتیں پڑھ ڈالتے تھے اور ان کی ربودگی کا یہ حال ہوتا تھا کہ اس طرح کھڑے ہوتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ ستون کھڑا ہے اور سجدے میں اتنی دیر رہتے تھے کہ حرم کے کبوتر ان کی پیٹھ پر آ کر بیٹھ جاتے تھے۔
(اصابہ وغیرہ)

بڑے سے بڑے المناک اور خونی واقعہ کا بھی اثر صحابہ کی نماز پر نہیں پڑتا تھا۔ اور وہ نماز میں اختلال کو راہ نہیں دیتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز شروع کی' پیچھے صحابہ کرامؓ کی صفیں قائم تھیں۔ اسی حالت میں حضرت عمرؓ پر خنجر کا وار کیا جاتا ہے' پیٹ چاک ہو جاتا ہے' خون کا فوارہ جاری ہو جاتا ہے' فاروق اعظمؓ غش کھا کر گر پڑتے ہیں' یہ سب آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے' مگر نماز میں اختلال نہیں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عوفؓ آگے بڑھ کر نماز پوری کرتے ہیں' اس کے بعد حضرت عمرؓ کو اٹھا کر گھر لایا جاتا ہے۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ کی روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ انصاریؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے' تو آپ کے سامنے ایک چڑیا اڑی اور نکلنے کے لئے بار بار ادھر ادھر اڑنے لگی' اس نے حضرت ابوطلحہؓ کو متوجہ کر لیا اور وہ کچھ دیر تک اسے دیکھتے رہے۔ پھر نماز کا خیال ہوا تو ان کو یاد نہ رہا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں؟ دل میں کہا کہ اس باغ نے مجھ کو فتنہ میں مبتلا کر دیا' یعنی نماز کے اندر غیر اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا اور خشوع و خضوع جاتا رہا' اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی نماز کا واقعہ بیان کیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ باغ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے' آپ اس کو جہاں چاہیں صرف فرمائیں۔
(موطا امام مالک)

ایک دوسری انصاریؓ کا بھی اسی طرح کا واقعہ ہے کہ وہ اپنے باغ میں جو مقام "قف" میں تھا' نماز میں مشغول تھے۔ کھجور کا موسم تھا' کھجوریں پک کر لٹک رہی تھیں' ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پھلوں کے طوق شاخوں کے گلے میں پڑے ہوئے ہیں' نظر جو اس طرف چلی گئی تو اس نے متوجہ کر لیا۔ پھر جب نماز کا خیال ہوا تو یاد نہیں رہا کہ کتنی رکعتیں

پڑھیں' دل میں خیال ہوا کہ اسی مال نے مجھ کو فتنے میں مبتلا کر دیا یعنی نماز میں غیر اللہ کی طرف توجہ ہوگئی اور انابت الی اللہ اور دربار الٰہی کی حضوری کا ادب جاتا رہا۔ حضرت عثمانؓ جو اس وقت خلیفہ تھے' ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کو بیان کرکے کہا کہ یہ باغ صدقہ ہے' آپ اس کو اللہ کی راہ میں صرف فرمایئے۔ حضرت عثمانؓ نے بیت المال کے لئے پچاس ہزار میں فروخت کر دیا۔ (موطا امام مالک)

صحابہ کرامؓ کے ذوق وشوق کے ساتھ دل کے لگاؤ کا یہ حال تھا کہ وہ نماز میں طویل قرأت کرکے بھی سیر نہیں ہوتے تھے' حضرت ابوبکر صدیقؓ صبح کی نماز میں پوری سورۂ بقرہ پڑھ دیتے تھے۔ (موطا عن عروہ)

حضرت عمرؓ صبح کی نمازوں میں دونوں رکعتوں میں پوری سورۂ یوسف اور سورۂ نحل پڑھ دیتے تھے اور کبھی سورۂ حج پڑھ دیتے تھے' کبھی ایک رکعت میں سورۂ کہف اور ایک رکعت میں سورۂ یونس پڑھ دیتے اور کبھی سورۂ ھود اور سورۂ بنی اسرائیل پڑھ دیتے تھے' حضرت عثمانؓ بھی اکثر سورۂ یوسف پڑھتے تھے۔ (شرح سفر السعادت مولانا عبدالحق محدث)

صحابہ کرامؓ کا نماز سے ذوق وشوق کا یہ حال تھا کہ جب سواری سے اتر کر نوافل پڑھنے کا موقع نہ ہوتا تھا تو سواریوں پر ہی نماز پڑھتے جاتے تھے' حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت انس بن مالکؓ سفر میں تھے تو ان دونوں بزرگوں نے سواری کے اوپر بیٹھے بیٹھے نفل نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھر سے نکلے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ پست آواز سے تہجد کی نماز پڑھ رہے ہیں' آگے بڑھے تو حضرت عمر فاروقؓ کو دیکھا کہ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ جب آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے اس کی وجہ پوچھی' حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کیا کہ میں جس سے سرگوشی کر رہا تھا اس کو تو سنا رہا تھا' تو آپؐ نے فرمایا: ''ذرا زور سے پڑھا کرو۔'' حضرت عمرؓ سے وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ میں سونے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو دھتکار رہا تھا۔ (ترمذی)

نماز میں انابت الی اللہ' یکسوئی' استغراق کامل' یہ صحابہ کرامؓ کی خصوصیات میں داخل تھے۔

حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ غزوۂ ذات الرقاع میں ایک منزل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتر پڑے اور فرمایا کہ آج ہم لوگوں کی حفاظت کون کرے گا؟ یہ سن کر ایک مہاجر اور ایک انصاری نے قبول کر اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ایک پہاڑی کے درے پر پہرہ دینے کے لئے حکم فرمایا' دونوں جب وہاں پہنچے تو مہاجر سو رہے اور انصاری نماز میں مشغول ہوگئے' دشمن جو گھات میں لگا ہوا تھا' اس نے تاک تاک کر تین تیر اس طرح مارے کہ ان کی ران میں پیوست ہوگئے' خون جاری ہوگیا' مگر اپنے ساتھی کو نہیں جگایا' جب نماز ختم کرلی' تب اپنے ساتھی کو جگایا' مہاجر نے کہا: سبحان اللہ! پہلے تیر پر تم نے کیوں نہیں مجھ کو بیدار کیا؟ انصاری نے کہا کہ میں ایسی سورۃ پڑھ رہا تھا کہ اس کو ختم کئے بغیر توڑ دینا پسند نہ آیا۔ (ابوداؤد)

مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حالت نماز میں خشوع کی وجہ سے ایسی ہو جاتی تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ بے حس وحرکت ایک لکڑی گڑی ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

بہز بن حکیم کی روایت ہے کہ زرارہ بن اوفی بصرہ کے قاضی تھے اور بنی قشیر کی مسجد میں امامت کی خدمت انجام دیتے تھے' ایک دن صبح کی نماز میں یہ آیت پڑھی: ''جس دن صور پھونکا جائے گا' وہ دن بہت سخت ہوگا۔'' تو خوف کی وجہ سے ان کی روح پرواز کر گئی اور بے جان ہوکر گر پڑے۔ (ترمذی)

سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ تہجد کی نماز آدھی رات کو پڑھنا پسند فرماتے تھے۔ (ابن سعد)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب سورۂ مزمل کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو صحابہ کرامؓ رمضان المبارک کی طرح رات بھر نماز میں مشغول رہتے تھے۔ (کنز العمال)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھے رہتے تھے' دن چڑھے صلوٰۃ ضحیٰ پڑھ کر امہات المومنین کے پاس سلام کرنے کو جاتے تھے' پھر گھر ہو کر مسجد چلے آتے تھے۔ (ابن عساکر)

حضرت خبیبؓ کو کفار قریش جب سولی پر چڑھانے کے لئے سولی کے نیچے لائے اور پوچھا کہ خبیب! کوئی تمنا ہے؟ تو تختہ دار کے نیچے بھی جس تمنا کا اظہار کیا وہ نماز تھی' کفار نے موقع

دیدیا۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور پڑھ کر فرمایا: اگر تم پر طعنہ نہ دیتے کہ موت کے ڈر سے نماز میں دیر کر رہا ہوں تو میں اس سے زیادہ دیر تک نماز پڑھتا۔

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کو جب نماز میں زخمی کیا گیا اور آپ مسجد سے گھر اٹھا کر لائے گئے تو آپ کو اس وقت ہوش نہیں تھا جب ہوش آیا تو آپ نے پوچھا کہ لوگوں نے نماز ادا کی؟ میں نے کہا: ہاں! ...... پھر آپ نے پانی مانگا اور وضو کیا، پھر نماز پڑھی۔ (کنزالعمال)

اسی حالت میں کہ آپؓ کے زخم سے خون جاری تھا اور آپ نے نماز پڑھی تھی، یہ بھی فرمایا جو آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے: "ایسے شخص کی زندگی کے لئے کوئی لطف نہ رہا جو نماز سے عاجز ہو گیا۔" (کنزالعمال)

سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آدھی رات کو حضرت عمرؓ کو مسجد میں دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں اور چونکہ وہ قحط کا سال تھا، آپ یہ دعا مانگ رہے تھے اور بار بار دہرا رہے تھے:

"اے میرے اللہ! قحط سے ہم لوگوں کو ہلاک نہ فرما اور اس بلا کو ہم سے دور کر دے۔"

سعید بن جبیرؓ راوی فرماتے ہیں کہ جماعت شروع ہو گئی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تھے کہ ایک مسلمان ایک منافق کے پاس سے گزرا تو اس نے ٹوکا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہیں اور تم بیٹھے ہوئے ہو۔ اس نے کہا کہ تم کو کام ہے تو تم اپنے کام کو جاؤ۔ اس نے کہا کہ ابھی ایک ایسے آدمی تم پر گزریں گے جو تمہارے فعل پر باز پرس کریں گے اتنے میں حضرت عمرؓ گزرے، آپ نے ان کو دیکھ کر ٹوکا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہیں اور تو بیٹھا ہے؟ اس نے وہی بات کہہ دی جو پہلے شخص کو کہہ چکا تھا، یہ سننا تھا کہ حضرت عمرؓ اس پر ٹوٹ پڑے اور اس کو اتنا مارا کہ لہولہان ہو گیا، پھر آپ مسجد میں آ کر نماز میں شریک ہو گئے۔ نماز کے بعد آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کی گردن کیوں نہیں مار دی؟ یہ سننا تھا کہ حضرت عمرؓ بڑھے، پھر آپ نے ان کو واپس بلا لیا۔ (کنزالعمال)

عبید بن عمیرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۂ یوسف کو پڑھنا شروع کیا، جب اس آیت پر پہنچے: "وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم" تو رو پڑے اور ایسی حالت ہو گئی کہ آگے پڑھ نہیں سکے، تو رکوع میں چلے گئے۔

عبداللہ بن سائب فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو عشاء کی نماز میں کسی وجہ سے تاخیر ہو گئی تو ہم نے نماز شروع کر دی، آپ میرے پیچھے نماز میں شریک ہو گئے، میں سورۂ ذاریات پڑھ رہا تھا، جب اس آیت کریمہ پر پہنچا: "وفی السماء رزقکم وما توعدون" تو بے اختیار ان کی زبان سے "انا اشھد" (میں اس کی گواہی دیتا ہوں) اتنے زور سے نکلا کہ پوری مسجد گونج اٹھی۔ (کنزالعمال)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ جب حضرت عمرؓ نے مکہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو اس شان سے نکلے کہ تلوار کو گردن میں حمائل کر لیا اور کمان کو مونڈھے پر لٹکا لیا اور تیروں کو ہاتھ میں لے لیا اور بیت اللہ تشریف لائے، وہاں سرداران قریش خانہ کعبہ کے سامنے اپنا دربار جمائے بیٹھے ہوئے تھے، پہلے تو سات پھیرے طواف کے کئے، پھر دو رکعت نماز پڑھی، اس کے بعد ایک ایک کر کے سب کے حلقے کے پاس آئے اور فرمایا: کون ہے جو یہ چاہتا ہے کہ اس کا بچہ یتیم ہو جائے اور اس کی بیوی بیوہ ہو جائے، تو اس وادی میں (جو مسجد حرام کے دروازے سے باہر متصل ہی تھی) ہم سے مقابلہ کرے، لیکن کسی شخص نے آپ کا پیچھا نہیں کیا۔ (کنزالعمال) یعنی صحابہ کرامؓ سخت سے سخت خطرے کے وقت میں بھی نماز سے نہیں رکتے تھے۔

حضرت امیرالمومنین سیدنا علی المرتضیٰؓ کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ جب نماز کا وقت آتا تو آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا، لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت! یہ کیفیت کیوں طاری ہوتی ہے؟ تو آپؓ نے فرمایا کہ اس امانت کے اٹھانے کا وقت آ گیا جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے جب آسمانوں اور زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کی گئی تو اس کا بوجھ اٹھانے سے سب ڈر گئے اور انکار کر دیا۔ (احیاء العلوم)

سہل بن سعدؓ روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ خشوع وخضوع کی وجہ سے نماز میں کبھی التفات نہیں فرماتے تھے (یعنی کسی اور طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے بلکہ مکمل طور پر نماز کی طرف متوجہ رہتے تھے)۔ (کنزالعمال)

☆☆......☆☆

مرزا قادیانی کا افتراء علی اللہ وعلی الرسول

مولانا منظور احمد الحسینی

جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہے اور کسی کے ذمہ ایسی بات لگانا جو اس نے نہ کہی ہو یہ گناہ در گناہ ہے اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر جھوٹ باندھے تو یہ ڈبل گناہ سے بھی زیادہ گناہ اور سخت ترین جرم ہے اور اس کا نتیجہ دنیا اور آخرت میں بدترین ہے۔ جس شخص نے ذات نبوی کی طرف جھوٹ منسوب کیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹ لگایا۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا' اسے چاہئے کہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔" (ترمذی)

علامہ ملا علی قاریؒ موضوعات کبیر میں علامہ نوویؒ سے نقل کرتے ہیں:

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا خواہ احکام میں ہو یا غیر احکام میں مثلاً ترغیب و ترہیب' وعظ وغیرہ میں' اس کی حرمت میں کوئی فرق نہیں' بہرحال حرام ہے' کبیرہ گناہوں سے بھی بڑا ہے اور بدترین خصلت ہے' اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع یعنی اتفاق ہے۔" (بحوالہ فضائل علم ص ۱۳۷)

حضرت سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری طرف نسبت کرکے کوئی بات بیان کی' جسے وہ جھوٹ سمجھ رہا ہے تو وہ جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے۔ (مسلم)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء پردازی حرام اور کبیرہ گناہوں سے بھی بڑا ہے بلکہ بعض علماء کے نزدیک یہ کفر ہے۔

ہم اس مناسبت سے بانی جماعت مرزائیہ مرزا غلام احمد قادیانی کی دروغ بانی کی چند مثالیں پیش کرکے فیصلہ مرزائیوں پر چھوڑتے ہیں:

۱:...... "انبیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر مہر لگادی ہے کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔" (اربعین مصنفہ غلام احمد قادیانی نمبر ۲ صفحہ ۲۳)

نوٹ: اس فقرے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹ کا ریکارڈ توڑ دیا ہے اور تقریباً اڑھائی لاکھ جھوٹ جمع کردیے ہیں' کیونکہ گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام جن کی تعداد کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے' مرزا قادیانی نے دو باتیں ان کی طرف منسوب کی ہیں: (۱) چودھویں صدی کے سر پر مسیح موعود کا ہونا اور (۲) پنجاب میں ہونا' جبکہ انبیاء گزشتہ تو کجا؟ قرآن و حدیث میں بھی کسی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے لئے چودھویں صدی کا سرا تجویز نہیں کیا گیا۔

۲:...... "اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں' مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے' خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ "ہذا خلیفۃ اللہ المہدی" اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔" (شہادۃ القرآن خزائن ص ۳۳۷ ج ۶)

نوٹ: یہ جھوٹ ہے۔ صحیح بخاری میں یہ

حدیث ہرگز نہیں ہے' اگر بخاری میں قادیانی دکھادیں تو منہ مانگا انعام حاصل کریں۔

۳:...... "لیکن ضرور تھا کہ قرآن واحادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو علماء اسلامی کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔"

(اربعین خزائن ص۴۰۴ ج۱۷)

نوٹ: قرآن مجید کی کسی آیت یا کسی حدیث میں یہ مضمون موجود نہیں ہے' محض اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء اور بہتان ہے بلکہ اس ایک جھوٹ میں مرزا نے کئی جھوٹ لکھے ہیں۔ اس کے برعکس علمائے کرام حضرت مسیح علیہ السلام سے محبت کریں گے اور ان کی بھرپور تائید کریں گے۔

۴:...... "احادیث نبویہ میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔"

(حقیقۃ الوحی ص۴۰۶ ج۲۲)

نوٹ: یہ مضمون کسی حدیث میں نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خالص بہتان ہے۔

۵:...... "حدیث میں ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ کے علماء ان سب لوگوں سے بدتر ہوں گے جو زمین پر رہتے ہوں گے۔"

(اعجاز احمدی ص۱۲۰ ج۱۹ خزائن)

نوٹ: یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سراسر بہتان ہے۔

۶:...... "بہت سی احادیث سے ثابت ہے کہ بنی آدم کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور آخری آدم (جو شخص آدم اول کے ہوگا) چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہونے والا ہے۔"

(ازالہ اوہام ص۴۷۵ ج۳)

نوٹ: یہ بھی افتراء علی الرسول ہے' کسی حدیث میں یہ نہیں آیا۔

۷:...... "احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ شیطان لعین نے عیسیٰ علیہ السلام کے قلب میں وسوسہ ڈالا تھا اور یہ قصہ جو (انجیل) میں مذکور ہے۔"

(ضرورۃ الامام ص۴۸۹ ج۱۳)

نوٹ: ان الفاظ کو "احادیث صحیحہ" کہہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مرزا قادیانی نے بہتان باندھا ہے۔

۸:...... "حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھنا" یعنی ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اس کا کاہن یعنی کنہیا تھا۔"

(چشمہ معرفت ج۲۳ صفحہ۳۸۲)

نوٹ: یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سراسر بہتان ہے' اپنی طرف سے حدیث مرزا قادیانی نے گھڑلی ہے۔

۹:...... "ایک روایت میں لکھا ہے کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے۔" (البدر ۲۴ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۰۲ء ملفوظات ج۷ صفحہ ۲۲۷ چشمہ معرفت خزائن ص۲۹۹ ج۲۳)

نوٹ: مرزائی حضرات بتلائیں کہ یہ روایت کہاں ہے؟ مرزائی حضرات اپنے گرو کی صداقت کے لئے کوئی معتبر روایت اس مضمون کی دکھائیں؟ لگتا ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹ بولنے میں بہت بے باک تھا' جو منہ میں آیا بک دیا اور جو چاہا جھوٹ موٹ لکھ دیا۔

۱۰:...... "حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی کرعہ میں جو کادیان کا معرب ہے پیدا ہوگا' اور یہ کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی' جس میں اس کے ۳۱۳ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہوگئی' میرے پاس چھپی ہوئی کتاب ہے اور اس میں ۳۱۳ اصحاب کے نام بھی مندرج ہیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم نمبر۶ صفحہ۳۲۴ جلد ۱۱)

نوٹ: اس مضمون کی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے اور نہ جواہر الاسرار کوئی معتبر حدیث کی کتاب دنیا میں مشہور ہے جس کی طرف مرزا قادیانی نے نسبت کی' یہ محض افتراء علی الرسول ہے۔

۱۱:...... "اگر قرآن کریم نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا

ہوں۔"

(تحفۃ الندوہ ص۵ خزائن ج۱۹ ص۹۸)

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی کا نام قرآن مجید نے ہرگز مسیح بن مریم نہیں رکھا' یہ افتراء علی اللہ ہے۔ مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام صفحہ ۷۷' تحفۃ الندوہ صفحہ ۴' خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۹۶ میں ۷ جھوٹ کٹھے لکھے ہیں۔

۱۲:...... "قرآن نے میری گواہی دی ہے۔"

نوٹ: یہ قرآن مجید پر بہتان ہے' قرآن ایسے جھوٹے کی گواہی ہرگز نہیں دے سکتا۔

پھر لکھتا ہے:

۱۳:...... "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گواہی دی ہے۔"

نوٹ: ہرگز نہیں دی' یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے بلکہ اس کے برعکس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے دجالوں اور کذابوں سے امت کو خبردار فرمایا ہے۔

۱۴:...... "پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کردیا ہے۔"

نوٹ: یہ بھی بالکل جھوٹ ہے' کسی نبی نے مرزا قادیانی کا زمانہ متعین نہیں کیا' ذرا جرأت ہے تو مرزائی کسی ایک نبی کا نام بتائیں؟

۱۵:...... "قرآن بھی میرے آنے کا زمانہ متعین کرتا ہے۔"

نوٹ: یہ محض گپ ہے اور قرآن پر افتراء ہے جبکہ قرآن کی دسیوں آیات سے مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۱۶:...... "میرے لئے آسمان نے گواہی دی۔"

نوٹ: یہ بھی محض جھوٹ اور فریب ہے۔

۱۷:...... "اور زمین نے بھی گواہی دی ہے۔"

نوٹ: جو زمین پر رہنے والے اہل حق ہیں' وہ یقینی طور پر مرزا قادیانی کے اس دعوے کو جھوٹا گردانتے ہیں۔

۱۸:...... "اور کوئی نبی نہیں جو میرے لئے گواہی نہیں دے گیا۔"

نوٹ: یہ انبیاء کرام علیہم السلام پر سراسر بہتان ہے' کوئی اللہ کا رسول ایسے جھوٹے کی گواہی نہیں دے سکتا۔

۱۹:...... "خدا تعالیٰ نے یونس علیہ السلام نبی کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونے کا وعدہ دیا تھا اور وہ قطعی وعدہ تھا جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہ تھی جیسا کہ تفسیر کبیر ص۱۶۴ اور امام سیوطی کی تفسیر درمنثور میں احادیث صحیحہ کی رو سے اس کی تصدیق موجود ہے مگر وہ وعدہ پورا نہ ہوا۔"

(حاشیہ انجام آتھم ص۳۰ ج۱۱)

نوٹ: یہ بھی افتراء پر افتراء ہے' نہ کسی صحیح حدیث میں منجانب اللہ چالیس دن کا وعدہ قطعی پورا نہ ہونا مذکور ہے اور نہ تفسیر کبیر اور درمنثور میں کسی جگہ یہ ثابت ہے بلکہ تفسیر کبیر اور روح المعانی وغیرہ میں صاف طور سے مذکور ہے کہ اگر ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب آئے گا۔ ان پر عذاب کا آنا' عذاب دیکھ کر ان کا ایمان لانا' پھر عذاب کا ان سے ہٹ جانا قرآن مجید میں مذکور ہے۔

۲۰:...... "حدیبیہ کی پیشگوئی وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔"

(تحفہ گولڑویہ خزائن ۱۵۳ صفحہ ۴۰ ج۱۷)

نوٹ: معاذ اللہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں بے خوف داخل ہونے کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں فرمائی تھی۔ چنانچہ دوسرے سال یہ پیشگوئی بڑے زور وشور سے پوری ہوئی' مرزا قادیانی نے محض اپنی غلط پیشگوئیوں پر پردہ ڈالنے کی غرض سے یہ افتراء باندھا ہے۔

یہ مرزا قادیانی کی اپنی کتب سے چند حوالے نقل کئے گئے ہیں' جن میں اس نے انتہائی دیدہ دلیری سے اللہ جل شانہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام پر بہتان باندھے ہیں۔

اگر اس کی ساری کتابوں کو کھنگالا جائے تو اس طرح کے بہت سے حوالے اور بھی جمع کئے جاسکتے ہیں۔ مرزا قادیانی جھوٹا تھا' وہ ساری زندگی جھوٹ بناتا رہا اور پھیلاتا رہا' اس کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی جھوٹ باندھتے ہوئے شرم نہ آئی۔ ہم موجودہ دور کے مرزائیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ اب بھی وقت ہے کہ موت کے آنے سے پہلے پہلے اس جھوٹے سے اپنا واسطہ ختم کردیں اور اس جھوٹے ملعون پر لعنت بھیج کر آقائے دو جہاں' رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہوجائیں۔

فھل منکم رجل رشید۔

☆☆..........☆☆

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رعایتی قیمت

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت: 150 روپے	مقدمہ قادیانی مذہب پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت: 75 روپے	خاتم النبیین علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ قیمت: 75 روپے	رئیس قادیان مولانا محمد رفیق دلاوریؒ قیمت: 100 روپے	آئینہ قادیانیت مولانا اللہ وسایا قیمت: 50
تحفۂ قادیانیت (جلد اول) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150 روپے	تحفۂ قادیانیت (جلد دوم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150 روپے	تحفۂ قادیانیت (جلد سوم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150 روپے	تحفۂ قادیانیت (جلد چہارم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150 روپے	تحفۂ قادیانیت (جلد پنجم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150
احتساب قادیانیت (جلد اول) مولانا لال حسین اخترؒ قیمت: 100 روپے	احتساب قادیانیت (جلد دوم) مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد سوم) مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد چہارم) علامہ کشمیریؒ، حضرت تھانویؒ، حضرت عثمانیؒ، حضرت میرٹھیؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد پنجم) مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت: 125 روپے
احتساب قادیانیت (جلد ششم) قاضی سلمان منصور پوریؒ، پروفیسر یوسف سلیم چشتی قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد ہفتم) مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد ہشتم) مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد نہم) مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد دہم) مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ قیمت: 125 روپے
قومی تاریخی دستاویز مولانا اللہ وسایا قیمت: 100 روپے	قادیانی شبہات کے جوابات مولانا اللہ وسایا قیمت: 60 روپے	رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام مولانا عبداللطیف مسعودؒ قیمت: 100 روپے	سوانح مولانا تاج محمودؒ صاحبزادہ طارق محمود قیمت: 100 روپے	اٹھارہ اہم پیشگوئیاں مولانا محمد اقبال رنگونی قیمت: 20 روپے

نوٹ: تحفۂ قادیانیت مکمل سیٹ 600 روپے، احتساب قادیانیت مکمل سیٹ 1,000

ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا

پتہ: ناظم دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 514122

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس
تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

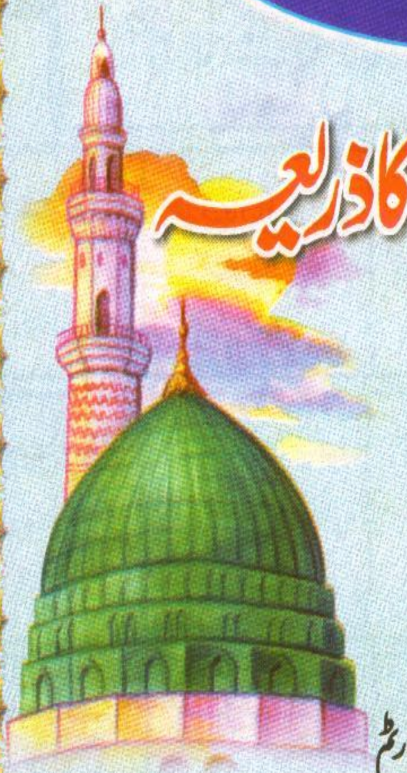

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت سے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122-583486 فیکس: 542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے

اپیل کنندگان:

امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ
(مولانا) خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	(مولانا) عزیز الرحمن